فضیلتِ اہلِ بیتِ نبوی
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
محمد
علی
فاطمہ
حسن
حسین
اہلِ بیتِ نبوی
خاکپائے اہلِ بیت
ترجمہ
افتخار احمد حافظ قادری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ
سَیِّدُنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلُ الرَّحْمَۃِ وَحَبِیْبُ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ عَلٰی آلِکَ اَجْمَعِیْنَ.
مِنْکَ وَ مِدَادَ عِلْمِکَ یَا عَلِیْمُ
لَا وَسِیْلَۃَ لَنَا اِلَّا اَنْتَ یَا سَیِّدِیْ خُذْ بِیَدِیْ فِیْ
اُمُوْرِیْ کُلِّھَا ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا
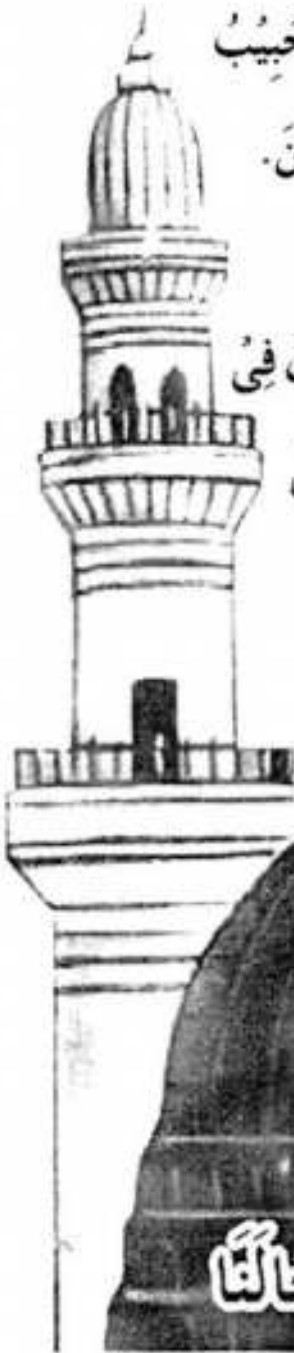
نام کتاب	فضیلتِ اہلِ بیتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
انتخاب و ترجمہ	افتخار احمد حافظ قادری
تاریخ اشاعت	مئی 2008ء
تعداد اشاعت	800 (آٹھ صد)
ہدیۂ کتاب	200 روپے

افتخار احمد حافظ قادری کی جملہ کتب کے حصول کیلئے رابطہ

۱- **اشرف بک ایجنسی**

کمیٹی چوک، راولپنڈی

فون: 051-5531610

۲- **احمد بک کارپوریشن**

اقبال روڈ، نزد کمیٹی چوک، راولپنڈی

فون: 051-5558320

انتخاب از

جواہر العقدین

للعلامہ السید نور الدین علی السمہودی

حسبِ خواہش و دُعائے خصوصی

السید تیسیر محمد یوسف الحسنی السمہودی

السید محمد انور الجیلانی القادری الرزاقی

السید علوی بن السید شیخ الحسینی باقفیہ

انتخاب و ترجمہ

خاکپائے اہلبیت افتخار احمد حافظ قادری

وظیفۂ خداوندی و ملائکہ
نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پیش کرنا
اللھم صل وسلم
علی سیدنا محمد
النبی الامی وآلہ

انتساب

فضیلتِ اہلِ بیتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انتسب هذا الكتاب المبارک الی جمیع

سادات فاطمةُ الزهرا رضی اللہ عنہا

و ارسل الاجر والثواب الی جمیع اُمةِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس خیر و برکت والی کوشش کو جمیع

ساداتِ فاطمۃُ الزہرا رضی اللہ عنہا

کے نام کرتا ہوں اور اس کا ثواب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام امت

کو ارسال کرتا ہوں۔

تراب من اقدام اهل بیت النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گدائے درِ اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

افتخار احمد حافظ قادری

فہرست

درود النسب الشريف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا عَظِيْمُ الْاٰبَاءِ مِنْ سَيِّدِنَا آدَمَ اِلٰى سَيِّدِنَا عَبْدُاللّٰه. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدُاللّٰه اِبْنِ عَبْدُالْمُطَّلِبْ اِبْنِ هَاشِمْ بِنْ عَبْدِ مُنَافْ اِبْنِ قُصَیْ اِبْنِ حَکِيْم اِبْنِ مُرَّةِ اِبْنِ کَعْبْ اِبْنِ لُؤَیْ اِبْنِ غَالِبْ اِبْنِ فِهْرْ اِبْنِ مَالِکْ اِبْنِ النَّضْرْاِبْنِ کِنَانَةُ اِبْنِ خُزَيْمَةِ اِبْنِ مُدْرِکَةِ اِبْنِ اِلْيَاسِ اِبْنِ مُضَرْاِبْنِ نِزَارْ اِبْنِ مَعَدْ اِبْنِ عَدْنَانْ صَلَاةً تَمْلَاءُ جَمِيْعُ الْاَکْوَانِ عَدَدَ مَا يَکُوْنُ وَمَا قَدْ کَانَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ کَرِيْمِ الْاُمَّهَاتِ مِنْ سَيِّدَتِنَا اَلسَّيِّدَةُ حَوَّاءِ اِلٰى سَيِّدَتِنَا اَلسَّيِّدَةُ آمِنَهُ بِنْتِ وَهَبْ اِبْنِ عَبْدِ مُنَافْ اِبْنِ زُهْرَةِ اِبْنِ حَکِيْمِ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَکَ يَا عَلِيْمُ وَ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اُوْلِی الشَّرَفِ وَالتَّکْرِيْمِ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَ اَتَمُّ التَّسْلِيْمِ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ اَوْلَادِهٖ سَيِّدِنَاالْقَاسِمْ وَ سَيِّدِنَا عَبْدُاللّٰه وَ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْم بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَکَ يَا عَلِيْمُ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اَصْحٰبِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ اَوْلَادِہٖ وَعَمَّاتِہٖ وَبَنَاتِہٖ سَیِّدَتِنَا السَّیِّدَۃَ زَیْنَبْ وَ سَیِّدَتِنَا السَّیِّدَۃُ رُقَیَّۃُ وَ سَیِّدَتِنَا السَّیِّدَۃُ اُمِّ کُلْثُوْمْ وَ سَیِّدَتِنَا السَّیِّدَۃُ فَاطِمَۃُ الزَّھْرَاءِ اُمِّ مَوْلَانَا الْاِمَامِ الْحَسَنِ وَ اُمِّ مَوْلَانَا الْاِمَامِ الْحُسَیْنُ وَ سَیِّدَتُنَا السَّیِّدَۃُ زَیْنَبُ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَ نَفَسٍ عَدَدَ مَا وَسِعَہٗ عِلْمُ اللّٰہِ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ عَلٰی عَمَّیْہِ خَیْرُ النَّاسِ سَیِّدِنَا حَمْزَۃُ وَ سَیِّدِنَا حَمْزَۃُ وَ سَیِّدِنَا الْعَبَّاسُ وَعَلٰی اِبْنِ عَمِّہٖ سَیِّدِنَا عَلِیُّ الْکَرَّارِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ آلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

سادات افضل اند

بیشک ساداتِ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین افضل واکرم ہیں، ان کی فضیلت وعظمت روزِ روشن کی طرح واضح وعیاں ہے۔ یہ وہ اہل بیتِ نبوی ﷺ ہیں کہ جنہیں رسول اللہ ﷺ کی ذریت مبارک ہونے کا شرف حاصل ہے۔ **"ذخائر العقبیٰ"** میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ان اللہ عز و جل جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہ و ان اللہ تعالیٰ جعل ذریتی فی صلب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

(ترجمہ: تحقیق اللہ عزوجل نے ہر نبی کی ذریت اس کی پشت میں رکھی اور میری ذریت (اولاد) پشت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ میں رکھی)

کیسی حق نے لکھی تیری صفت و ثنا یا علی مرتضیٰؓ، یا علی مرتضیٰؓ
تیرا رتبہ دو عالم میں شیرِ خدا یا علی مرتضیٰؓ، یا علی مرتضیٰؓ

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کی روشنی میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کی ذریت فرزندان رسول ﷺ کہلائے گی۔ یہ وہ عظیم گھرانہ ہے کہ جن کی محبت کو جزوِ ایمان قرار دیا گیا ہے، کیونکہ ان کی محبت اور عزت وتکریم بھی عبادت ہے۔

بغیر حب اہل بیت عبادت حرام ہے
زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے

اہل بیت نبوی ﷺ کے اس شرف عظیم پر آیات قرآنیہ، کثیر احادیث نبویہ، اقوال صحابہ کرام اور اقوال مشائخ عظام بطور گواہی موجود ہیں۔

سورۃ الاحزاب، آیت 33 (آیت تطہیر) سے معلوم ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبی

پاک ﷺ کی اہل بیت کرام کو ظاہری و باطنی آلودگی سے پاک وصاف رکھا، حضور نبی اکرم ﷺ جب سیدۃ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے جسم اطہر کو سونگھتے، تو ارشاد فرماتے مجھے اپنی اس صاحبزادی کے جسم اطہر سے جنت کی خوشبو آتی ہے، اسی وجہ سے آپ کو زہرا یعنی جنت کی کلی بھی کہا جاتا ہے۔

کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسینؓ اور حسنؓ پھول

شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور زمانہ کتاب **"فتوحات مکیہ"** جلد اول میں فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہل بیت نبوی ﷺ کو بالکل پاک وصاف فرما کر ان سے "رجس" کو دور فرما دیا۔ "رجس" سے مراد وہ چیز ہے جو کسی کو عیب دار بناتی ہے۔ حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کی طہارت وحفاظت کیلئے نبی اکرم ﷺ کی طرف سے یہ شہادت موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "سلمان منا اهل البيت" یعنی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہم اہل بیت سے ہیں۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہ اس زمرۂ مبارکہ شامل ہونے کے بعد ابن عربی اہل بیت کے بارے میں فرماتے ہیں **"فما ظنک باهل البيت فی نفوسهم فهم مطهرون بل هم عين الطهاره"** پس اہل بیت کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ وہ تو پاک اور مطاہر ہے بلکہ وہ تو پاکیزگی کی انتہا پر ہیں۔ آگے چل کر آیت تطہیر کے بارے میں حضرت ابن عربی یوں ارشاد فرماتے ہیں **"فدخل الشرفاء اولاد فاطمةؓ ومن هو من اهل البيت مثل سلمان الفارسیؓ الی يوم القيامة حكم هذه الاية من الغفران فهم المطهرون"** پس بموجب اس آیت مبارکہ کے سارے کے سارے سادات اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا اور جو کوئی ان

کے متعلقین سے مثل سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے، قیامت تک ہوں گے وہ مغفرت الٰہی میں داخل ہوں گے اور وہ پاک وصاف ہیں"۔

ابن عربی فرماتے ہیں کہ اس تطہیر کا اثر حشر کے روز ظاہر ہوگا کہ جب کہ بنو فاطمہ رضی اللہ عنہا کیسے ہی گناہگار ہوں گے پاک اور مغفور اٹھائے جائیں گے کیونکہ:

ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیت تطہیر سے ظاہر ہے شان اہل بیت

"ترمذی شریف" کی ایک حدیث مبارکہ، جس کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس لئے محبت کرو کہ وہ تمہیں اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے اور مجھ سے محبت کرو اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کرنے کے سبب اور میری اہل بیت سے محبت کرو میرے ساتھ محبت کرنے کے سبب"

"صحیح بخاری" میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا **"ارقبوا محمدا فی اهل بیته"** کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت کے معاملے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب واحترام ملحوظ خاطر رکھو۔

لہٰذا اہل بیت نبوی کے برابر کسی کو مت سمجھا جائے کیونکہ وہ ہی درحقیقت اہل سیادت ہیں ان کے ساتھ بغض وعداوت انسان کیلئے حقیقی خسارہ ہے اور ان کی محبت ہی عبادت ہے۔ کسی بھی مسلمان کے شایان شان نہیں کہ وہ ان اعلیٰ نسب وشرف حضرات کے بارے میں کوئی نامناسب کلمات استعمال کریں، کیونکہ دوسروں کی نگاہ میں ناپسندیدہ اعمال شرف نسب میں کمی کا سبب نہیں بنتے۔ لہٰذا شرف نسب کو ہی مدنظر رکھتے ہوئے اہل بیت کرام کی صفت وثناء بیان کی جائے اور کسی لمحے بھی ادب کا دامن چھوٹنے نہ پائے، کیونکہ بقول حضرت پیر رومی رضی اللہ عنہ بے

ادب حصّ لطفِ خداوندی سے دور ہو جاتا ہے۔

از	خدا	جوئیم	توفیق	ادب
بے	ادب	محروم	شُد	از لطفِ رب

فضیلتِ اہل بیت کا انتہائی مختصر تذکرہ کرنے کے بعد ضروری ہے کہ اب یہاں کلمۂ "**اهل بيت**" اور پھر "**اهل بيت نبوی**" کی مختصر تعریف بھی کر دی جائے۔ عربی زبان انتہائی فصیح و بلیغ زبان ہے اس میں ایک ایک لفظ کئی کئی معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر لفظ "**اهــل**" کے کئی معنی مراد لئے جا سکتے ہیں جن میں کنبہ، نسبی اقرباء، بیوی بچے، والا یا والے کے معنی میں استعمال کر سکتے ہیں جیسے اہل بیت (گھر والے، کنبہ) اہل الرجل (آدمی کی بیوی، بچے، اقارب) اہل علم (علم والے) اہل المذہب (مذہب والے) پس لفظ "**اهــل**" خاص طور پر اولاد، اقارب اور گھر والوں کیلئے بولا جاتا ہے۔ سو "**اهل بيت نبوی**" سے مراد "نبی پاک ﷺ کے گھر والے" ہیں۔ لیکن یہ مختصر معنی یا کلمہ اپنے اندر ایک وسیع و عریض مفہوم چھپائے ہوئے ہے۔ جس کو مختصراً ان چند صورتوں میں بیان کیا جا سکتا ہے۔

اهل بيت نبوی سے مراد :

۱۔ یہ کہ وہ نبی پاک ﷺ کے گھر مبارک میں ہی پیدا ہوں اور گھر میں رہیں جیسے آپ ﷺ کے صاحبزادگان مبارکہ

۲۔ یہ کہ وہ نبی پاک ﷺ کے گھر مبارک میں ہی پیدا ہوں مگر بعد میں دوسرے گھروں میں قیام کریں جیسے آپ ﷺ کی صاحبزادیاں

(مذکورہ بالا دونوں صورتوں کو اہل بیت ولادت کہا جاتا ہے)

۳۔ یہ کہ وہ پیدا تو اور جگہ پر ہوں مگر بعد میں حضور ﷺ کے گھر مبارک میں رہیں جیسے آپ ﷺ کی ازواج مطہرات

(یہ اہل بیت سکونت ہیں)

۴۔ مذکورہ بالا صورتوں کی حامل شخصیات اہل بیت نبوی کہلائیں گے۔ لہٰذا حضور پاک ﷺ کے تمام صاحبزادے، صاحبزادیاں، ازواج مطہرات، شخصیاتِ آل عباء (جن شخصیات کو آپ ﷺ نے اپنی چادر مبارک کے اندر ڈھانپ کر فرمایا) "اللھم ھولاء اھل بیتی و خاصیتی" (اے اللہ! یہ میرے خصوصی اہل بیت ہیں)، تمام سادات بنو فاطمہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی تمام ذریت، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور ان کی طرح کے اور لوگ جن کو آپ ﷺ نے اہل بیت میں شمار کیا سب کے سب ''اہل بیت نبوی ﷺ'' کہلائیں گے۔

اب ذرا لفظ "**آل**" اور "**آل محمد** ﷺ" کی مختصراً تعریف کرتے ہیں، لفظ "**آل**" بھی "**اھل**" سے بنا ہے، اگرچہ اس میں لفظ "**اھل**" کے تمام معنی موجود ہیں لیکن لفظ "**آل**" اکثر مواقعوں پر بالخصوص دینی یا دنیاوی عزت و شہرت کے حامل اشخاص، اتباع کرنے والے، پیروکار یا خدامِ خاص کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے اور کلمہ آلِ محمد ﷺ سے مراد آپ ﷺ کی اولاد کے علاوہ، صالحین امت، پیروکار اور متقی اور پرہیزگار شخصیات بھی شامل ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "سئل النبی ﷺ عن آل محمد، قال کل تقی وفی روایۃ کل مؤمن" کہ نبی پاک ﷺ سے آل محمد ﷺ کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ جس پر آپ ﷺ نے فرمایا ہر متقی اور پرہیزگار

انسان اور ایک روایت کے مطابق ہر مومن۔

آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو دُرود شریف پڑھا جاتا ہے تو اس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے نیک اور پارسا افراد ہی مراد ہیں۔ چاہے وہ اولاد سے ہوں یا نہ ہوں، اگر اولاد سے ہوں گے تو دوگنا شرف حاصل ہوگا لیکن ہر وہ شخص جو شریعت نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پابندی نہ کرے گا وہ اس کلمہ سے خارج شمار کیا جائے گا۔

اہل بیت کے فضائل ومحاسن کے ذکر سے شاید ہی کوئی دینی کتاب خالی ہو، لیکن ابتداء سے ہی مستقلاً اس موضوع پر ضخیم کتابیں بھی تحریر ہونا شروع ہوگئیں اور انشاء اللہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر مبارک کے ساتھ ساتھ آپ کی اہل بیت کا بھی ذکر تا ابد بلند اور جاری وساری رہے گا کیونکہ

سادات افضل اندر بود وصفِ شان جلی
اولاد مرتضیٰ و جگر گوشہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہاں صرف برکت کیلئے چند کتب کے اسماء اور ان کے مؤلفین کا ذکر کرنا ضروری ہے کیونکہ آگے شروع ہونے والی کتاب ''فضیلت اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' میں اکثر حوالہ جات انہی کتب کے دیئے گئے ہیں۔

نام کتاب	مصنف	نام کتاب	مصنف
ذخائر العقبیٰ	علامہ محب طبری	ینابیع المودۃ	علامہ سلمان حنفی بلخی
تذکرۃ خواص الامۃ	سبط ابن جوزی	معالم العترۃ النبویۃ	علامہ ابن اخضر
صواعق محرقۃ	علامہ ابن حجر ھیتمی مکی	فضائل الخمسۃ	الفیروز آبادی

اور حضرت علامہ نورالدین السمہودی کی کتاب ''جواہر العقدین فی فضل الشرفین'' ، یہ کتاب دو

حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصے میں فضیلت علم اور علماء پر قرآن وحدیث کی روشنی میں بحث کی گئی ہے جب کہ دوسرے حصے میں حضور پاک ﷺ کے نسب مبارک اور فضیلت اہل بیت کرام پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ کتاب مذکورہ کا ایک نسخہ (مطبوعہ دارالکتب العلمیہ - بیروت، لبنان، اشاعت ثانیہ 2002) اس بندۂ ناچیز کے مرشد پاک اور حضرت علامہ نورالدین علی السمہودی رحمۃ اللہ علیہ کی آلِ مبارک کی ایک عظیم علمی وروحانی شخصیت حضرت السید تیسیر محمد یوسف الحسنی السمہودی مدظلہ العالی (مقیم مدینہ منورہ) نے اس بندہ کو ارسال کیا اور ساتھ اپنی اس خواہش کا بھی اظہار فرمایا کہ اگر کتاب مذکورہ کے حصہ دوم کا ترجمہ کر کے محبین اہل بیت کرام کی خدمت میں پیش کیا جائے تو جہاں ایک طرف یہ کام باعث خیر وبرکت ہوگا تو دوسری طرف لوگ اہل بیت کرام کے عظیم نسب وشرف اور توقیر وفضیلت سے مزید آگاہ ہوں گے، گو یہ بندۂ حقیر پر تقصیر تو کسی کام کے لائق نہیں لیکن یہ ان کا حسن ظن ہے کہ انہوں نے اس ناچیز کو اس شرف عظیم سے نوازنے کیلئے منتخب فرمایا، سو مرشد پاک کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے بلکہ انہی کی روحانی توجہ کے سبب اس امید کے ساتھ اس کام کو کرنے کی ابتداء کی کہ اہل بیت کرام کے ذکر مبارک کو بلند کرنے والوں میں اس ناچیز کا بھی شمار ہو جائے گا، اور انشاءاللہ العزیز اس مبارک عمل کی وجہ سے سرکارِ مدینہ ﷺ اس ناچیز، اس کے مرحوم والدین، اساتذہ ومشائخ، دوست واحباب، محسنین اور اس کے اہل خانہ کی بخشش ومغفرت فرمادیں گے۔

کہنا صبا حضور ﷺ سے کہتا ہے اک غلام
بس اک نظر ہو ایک نظر کا سوال ہے

بحمد اللہ حصہ دوم سے انتخاب اور پھر ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

قارئین! کتاب مذکورہ ابھی تیاری کے مراحل میں ہی تھی کہ اہلِ بیتِ اطہار رضوان اللہ علیھم اجمعین کے طفیل ایک بار پھر مدینہ شریف سے حاضری کا بلاوا آ گیا اور اس سفر مقدس کیلئے بطفیل اہلِ بیتِ اطہار دنیاوی اسباب بھی مہیا ہو گئے۔ جاتے وقت اپنے ساتھ کتاب مذکورہ کی ایک پریس کاپی بھی رکھ لی تاکہ اپنے مرشد پاک حضرت السید تیسیر السمہودی سے برکت کیلئے اس پر کچھ کلمات تحریر کروانے کے علاوہ خصوصی دعا بھی کروائی جائے۔ بحمد اللہ آپ نے اور ایک اور مدنی حسینی شخصیت السید علوی بافقیہ نے بھی کتاب پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ ان حضرات کی اس کرم فرمائی پر تہہ دل سے مشکور ہوں۔ اسی طرح محترمی عبد القیوم سلطانپوری، ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی اور محترمی سید محمد یعقوب ہاشمی بھی میرے خصوصی شکریے کے مستحق ہیں کہ جنہوں نے کتاب پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اس کے علاوہ جس کسی نے بھی کسی طور اس کام میں مدد یا راہنمائی فرمائی ان تمام حضرات کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

آخر میں رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اہل بیت کرام سے محبت اور ان کا ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

خاکپائے اہل بیت کرام

افتخار احمد حافظ قادری

المدينة المنورة

الحمد لله رب العالمين و اشهد ان لا اله الاالله و اشهد ان سيدنا محمد رسول الله صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم اما بعد:-

فقد اطلعت على كتاب "فضيلت اهل بيت نبوى ﷺ" للسيد الامام الجليل نور الدين على السمهودى رضي الله عنه مؤرخ المدينة المنورة، هذا الكتاب يشمل فضائل و مناقب آل البيت المصطفىٰ ﷺ، ارجو من الله العلي القدير ان ينفع بهذا الكتاب كل مسلم و مسلمة و مؤمن ومؤمنة و كل محب لآل البيت الكرام و اصحاب رسول الله ﷺ العظام، و اتوجه بالشكر الجزيل والدعاء لكل من قام على نشر هذا الكتاب و ترجمته و طباعته و توزيعه، خصوصاً، خادم الحبيب المصطفىٰ ﷺ و آل بيته الكرام، حضرة افتخار احمد حافظ القادري، جعل الله ذلك في ميزان حسناته ورفع الله درجاته و جعله الله في جوار المصطفىٰ ﷺ فى الدنيا و فى البرزخ و في الجنة.

و صلى الله تعالىٰ وسلم و بارك على سيدنا محمد النبى الامى و آله و صحبه في كل لمحة و نفس عدد ما وسعه علم الله. آمين!

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

السيد تيسير محمد يوسف الحسنى السمهودى

المدينة المنورة

ترجمہ

مدینہ منورہ

حمد و ثنائے رب جلیل اور سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ، ان کی آل مبارک اور اصحاب پر ھدیہ درود و سلام کے بعد، تاریخ مدینہ منورہ کے مشہور مؤرخ اور عظیم امام حضرت علامہ السید نور الدین علی السمہودی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''فضیلت اہل بیت نبوی ﷺ'' کا مطالعہ کیا، کتاب مذکورہ اہل بیت مصطفیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل و مناقب پر مشتمل ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے میری یہ دعا ہے کہ اہل بیت اطہار و صحابہ کرام سے محبت رکھنے والا ہر مسلمان مؤمن مرد و عورت اس کتاب سے استفادہ حاصل کرے نیز جن اصحاب نے بھی کتاب مذکورہ کی نشر و اشاعت میں حصہ لیا ان سب کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ دعا گو بھی ہوں اور بالخصوص نبی پاک ﷺ اور اہل بیت کے خادم محترمی افتخار احمد حافظ قادری کا مشکور ہوں کہ جنہوں نے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے اس عمل خیر کو ان کے نیک اعمال میں شامل فرما کر ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کو اس دنیا میں، عالم برزخ میں اور جنت میں بھی حضور نبی پاک ﷺ کا قرب نصیب فرمائے۔

آمین!

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

السید تیسیر محمد یوسف الحسنی السمہودی

مدینہ منورہ

مختصر تعارف

مصنف کتاب ''جواہر العقدین''

حضرت علامہ نور الدین علی سمہودی کا شجرہ نسب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ مصر کی ایک بستی ''سمہود'' میں ماہ صفر 844 ہجری اس دنیا میں تشریف لائے۔ ابتدائی دینی تعلیم اور قرآن پاک اپنے والد گرامی سے حفظ کیا۔ 14 سال کی عمر میں اپنے والد محترم کے ہمراہ قاہرہ تشریف لائے اور اس زمانہ کے مشہور و جید علمائے کرام سے دینی علوم میں کمال حاصل کیا، پھر اس دور کی ایک اہم روحانی شخصیت حضرت علامہ مناوی سے سلوک کی منازل طے کرنے اور خرقۂ خلافت کے حصول کے بعد 873 ہجری میں آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ یہاں کے مشائخ اور علماء سے بھی مستفید ہونے کے بعد مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تدریس کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت علامہ سخاوی ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کا کوئی باشندہ ایسا نہ ہوگا جو حضرت سمہودی رضی اللہ عنہ سے مستفید نہ ہوا ہو۔

حضرت علامہ سمہودی رضی اللہ عنہ نے حدیث، سیرت، فضیلت اہل بیت کرام اور فقہ کے علاوہ کئی اہم موضوعات پر کتب تحریر فرمائیں جن میں چند کتب مدینہ منورہ کے احوال و واقعات پر مشتمل ہیں۔ اور ان میں سب سے زیادہ معروف و مشہور کتاب ''وفاء الوفا باخبار دار المصطفیٰ'' ہے۔ مدینہ منورہ کے ایک عالم حضرت ابن الحرم نے جب مدینہ منورہ کی تاریخ پر حضرت سمہودی کی تالیف پڑھی تو فرمایا ''کہ جو بھی مدینہ منورہ کے معالم اور مٹ جانے والے آثار کا مشاہدہ اور مطالعہ کرنا چاہتے ہوں تو وہ مدینہ منورہ کے عالم حضرت سمہودی رضی اللہ عنہ کی تالیف تاریخ وفاء الوفا کا مطالعہ کریں''۔ اہل بیت کرام کے موضوع پر حضرت علامہ سمہودی کی مشہور زمانہ کتاب ''جواہر العقدین'' ہے۔ جس سے انتخاب اور ترجمہ قارئین کی نذر ہے۔

ماہ ذو القعدہ 911 ہجری میں محبوب کریم کے شہر مقدس مدینہ منورہ میں پردہ فرمایا۔ اور پھر جنت البقیع میں حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کے قدموں میں دفن ہونے کا شرف عظیم حاصل ہوا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت علامہ سمہودی رضی اللہ عنہ کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔

اہلِ بیتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
روئے زمین پر
بہترین مخلوق

اہلِ بیتِ اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین روئے زمین پر سب سے بہترین مخلوق ہیں کیونکہ ان ہی کے بارے میں آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ تواتر سے ملتی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا" (سورۃ الاحزاب آیت ۳۳) ترجمہ:- اللہ تبارک وتعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ وہ تم سے ناپاکی کو دور رکھے، نبی اکرم ﷺ کے گھر والو! اور تم کو پاک وصاف فرما دے، جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے۔

"**مسند**" اور "**معجم کبیر**" میں حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، "نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃ:- فِیْ خَمْسَۃٍ: النَّبِیُّ ﷺ وَّ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ وَ فَاطِمَۃُ رضی اللہ عنہا، وَالْحَسَنُ رضی اللہ عنہ، وَالْحُسَیْنُ رضی اللہ عنہ" یہ آیہ مبارکہ-آیت تطہیر-پانچ شخصیات کیلئے نازل ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ۔

شرف انفرادی تطهیر

"**صحیح مسلم**" میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ "خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاۃٍ، وَ عَلَیْہِ مِرْطٌ مُرَجَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ رضی اللہ عنہ فَاَدْخَلَہٗ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَیْنُ رضی اللہ عنہ فَاَدْخَلَہٗ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَۃُ رضی اللہ عنہا فَاَدْخَلَھَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ فَاَدْخَلَہٗ ثُمَّ قَالَ: (اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا)۔ ایک دن نبی پاک ﷺ اونی دھاری دار چادر اوڑھے صبح کے وقت باہر تشریف لائے اس اثناء میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ تشریف

لائے تو آپ ﷺ نے ان کو چادر میں داخل کر دیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ان کو بھی چادر میں داخل کر دیا، پھر سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو ان کو بھی چادر میں داخل فرمایا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ان کو بھی چادر میں داخل فرمانے کے بعد آیت مذکورہ تلاوت فرمائی۔

خاص اہلِ بیتِ نبوی ﷺ

''**سنن ترمذی**'' میں حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت علی اور حضرت سیدۃ فاطمۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنی چادر میں ڈھانپ کر فرمایا ''**اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلُ بَیْتِیْ وَ حَامَتِیْ - اِیْ خَاصَتِیْ - اِذْھَبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَ طَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا**'' (اے اللہ! یہ میرے ''**خاص اہل بیت**'' ہیں، ان سے آلودگی کو دور فرما کر ان کو پاک و صاف فرمادے۔) حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں ان کے ساتھ ہوں جس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک تو خیر پر ہے اس سے مراد ہے ''**اَنْتِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ**'' کہ تُو تو نبی ﷺ کے گھر والی ہے۔
﴿ازواج اور اولاد کی مجموعی صورت کو اہلِ بیت کہا جاتا ہے﴾

یہ! میرے اہلِ بیت ہیں

''**سنن ترمذی**'' میں حضرت ابنِ ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ یہ آیت -آیتِ تطہیر- اس وقت نازل ہوئی جس وقت آپ ﷺ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلوایا اوران کو چادر میں ڈھانپ کرفرمایا ''اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلُ بَیْتِیْ فَاذْھَبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَ طَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا'' اے اللہ! یہ!میرے اہلِ بیت ہیں پس ان کوآلودگی سے دور رکھ کران کو پاک وصاف فرمادے۔حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''وَاَنَا مَعَھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ'' کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان کے ساتھ ہوں۔جس پرآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تیرا اپنا ایک مقام ومرتبہ ہے اورتو نیکی اور بھلائی پر ہے''۔

''مسلم'' اور **''ترمذی''** میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ''آیتِ مباہلہ'' سورۃ آل عمران،آیت 61 نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی،حضرت فاطمہ،حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلوایا اورارشادفرمایا ''اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلِیْ'' اے اللہ! یہ!میرے اہل (گھروالے) ہیں۔

اَھْلُ بَیْتِیْ حَقًّا

''مستدرک'' میں حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کیلئے آپ رضی اللہ عنہ کے درِاقدس پر حاضر ہوا،دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔میں وہیں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا کہ تھوڑی ہی دیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،حضرت علی،حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم تشریف لے آئے اور ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے حجرۂ مبارکہ میں تشریف لے گئے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی دائیں ران پراور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بائیں ران پر بٹھایا،حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدۃ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو سامنے بٹھا کران سب کوچادر یا اپنی عباء میں ڈھانپ کرآیت تطہیر تلاوت فرمائی اور پھرارشادفرمایا۔ ''اَللّٰھُمَّ

هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِیْ حَقًّا" اے اللہ یہ! ہی میرے حقیقی اہلِ بیت ہیں۔

"**معالم العترة**" اور "**مسند امام احمد**" میں حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا صبح کے وقت ہنڈیا میں حلوہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس تشریف لائیں اور خدمتِ اقدس میں حلوہ پیش فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میرے چچا کے بیٹے (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ وہ گھر میں ہیں جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا "فَاذْهَبِیْ فَادْعِیْهِ وَ آتِیْنِیْ بِبَنِیْهِ" کہ تم جاؤ، ان کو اور اپنے دونوں صاحبزادوں کو ساتھ لے کر میرے پاس آؤ۔ سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان سب کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت اقدس میں تشریف لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ان سب پر خیبر سے لائی ہوئی چادر ڈال کر فرمایا "اے اللہ! یہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں ان پر تو اپنا دُرود اور برکات بھیج جیسا کہ تو آلِ ابراہیم علیہ السلام پر بھیجتا ہے، بے شک تو بڑی تعریف اور بزرگی والا ہے"۔

"**المطالب العالیه**" اور "**فتح الباری**" میں حضرت ابی الحمراء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نماز فجر کے وقت ایک دروازے کی چوکھٹ پر تشریف لا کر فرماتے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْبَیْتِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ" پھر فرماتے "اَلصَّلٰوةُ رَحِمَکُمُ اللّٰهُ" نماز کا وقت ہے، اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ پوچھا گیا کہ اس گھر میں کون ہے؟ فرمایا حضرت علی، سیدۃ فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم۔

مصداقِ آیت تطہیر

"**ضحاک**" فرماتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت -آیت تطہیر- نازل ہوئی تو

سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت فرمایا اے اللہ کے نبی! ہم آپ کے اہل ہیں کہ جن سے اللہ تبارک وتعالٰی نے ناپاکی کو طہارت میں تبدیل فرمادیا ہے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو نہیں جانتی؟ کہ آدمی کی بیوی ہی پیار و محبت میں سب سے زیادہ اس کے قریب ہوتی ہے۔" **وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ نَبِیًّا، لَقَدْ خَصَّ اللّٰهُ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ: فَاطِمَةُ وَ زَیْنَبُ وَ رُقَیَّةُ وَ اُمِّ کُلْثُوْمُ وَ عَلِیًّا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَ جَعْفَرًا وَّ اَزْوَاجُ مُحَمَّد" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَاصَةً وَ اَقْرِبَاءُہ"** " جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے تحقیق اللہ تبارک وتعالٰی نے یہ آیہ مبارکہ ان سے مخصوص فرمائی ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیاں) حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مبارکہ اور ان کے اقارب۔

"**تفسیر طبری**" میں ہے کہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ واقعہ کربلا کے بعد جب شام تشریف لائے تو شام کے ایک شخص سے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تو نے سورۃ الاحزاب کی یہ آیت (**اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ**........) نہیں پڑھی، جس پر اس شخص نے سوال کیا کہ کیا آپ ہی وہ شخصیات ہیں؟ جواب میں حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! ہم ہی اس آیہ مبارکہ کے مصداق ہیں۔

اهلِ بیتِ نسب

"**صحیح مسلم**" میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا اہلِ بیت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مبارکہ بھی شامل ہیں تو آپ

نے جواب دیا کہ نبی پاک ﷺ کی ازواج بھی اہلِ بیت سے ہیں۔ "وَلٰکِنْ لَیْسَ اَھْلُ بَیْتِ نَسْبَہٖ" لیکن وہ اہل بیت نسب نہیں ہیں۔ "وَاِنَّمَا اَھْلُ بَیْتِ نَسْبَہٖ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَہ" اور اہل بیت نسب وہی ہیں کہ جن پر صدقہ حرام ہے۔ پوچھا گیا کہ وہ کون ہیں؟ فرمایا "ھُمْ آلُ عَلِیٍّ وَ آلُ جَعْفَرَ وَ آلُ عَقِیْلٍ" کہ اولادِ حضرت علی رضی اللہ عنہ، اولادِ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور اولادِ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ۔

اہل بیت کی فضیلت کا اندازہ نبی اکرم ﷺ کے اس قول مبارک سے آسانی سے لگایا جا سکتا ہے کہ "اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْھُمْ" اے اللہ! یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ ایک موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، خبردار! آگاہ رہو کہ جس نے میرے قرابت داروں کو تکلیف پہنچائی پس اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی تو تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا۔

فضیلت بنی قریش و بنی ہاشم

حضرت سعد بن سہل الساعدی سے مرفوع حدیث روایت ہے کہ "اَحِبُّوْا قُرَیْشًا، فَاِنَّ مَنْ اَحَبَّھُمْ اَحَبَّہُ اللّٰہ" اہل قریش سے محبت کرو، جو ان سے محبت کرے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ بھی اس سے محبت فرمائیں گے۔

"**صحیح مسلم**" میں حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی کِنَانَۃَ مِنْ بَنِی اِسْمَاعِیْلَ وَ اصْطَفٰی مِنْ بَنِیْ کِنَانَۃَ قُرَیْشاً وَ اصْطَفٰی مِنْ قُرَیْش بَنِی ھَاشِمَ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمْ" تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے بنی اسماعیل سے کنانہ کو منتخب فرمایا اور بنی کنانہ

سے قریش کو پسند فرمایا اور قریش سے بنی ہاشم کو چنا اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔

"مسلم"، **"ترمذی"**، **"ابو حاتم"** اور **"حمزہ السھمی"** نے **"فضائل العباس"** میں ایک روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے اولادِ آدم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پسند فرما کر ان کو اپنا دوست بنایا، پھر اولادِ ابراہیم سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتخب فرمایا، پھر اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے نزار کو پسند فرمایا، پھر نزار سے مُضر اور مُضر سے کنانہ اور کنانہ سے قریش کو چنا، پھر قریش سے ہاشم اور بنی ہاشم سے عبدالمطلب کو منتخب فرمایا اور پھر اولادِ عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مجھے منتخب فرمایا۔

"صواعق محرقہ صفحہ 115" پر بنی ہاشم کی دوسروں پر فضیلت سے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے کہ "قَلَبْتُ الْاَرْضَ مَشَارِقِهَا وَ مَغَارِبِهَا" میں نے زمین کے مشرق اور مغرب کو تلپٹ کیا "فَلَمْ اَجِدْ رَجُلاً اَفْضَلُ مِنْ مُحَمَّدْ ﷺ" لیکن مجھے محمد ﷺ سے افضل کوئی شخصیت نہیں ملی۔ "وَقَلَبْتُ الْاَرْضَ مَشَارِقِهَا وَ مَغَارِبِهَا" کہ میں نے زمین کا مشرق ومغرب چھان ڈالا لیکن میں نے بنو ہاشم سے افضل کسی کو نہ پایا۔

يَا سَيِّدِى يَا رَسُولَ اللهِ

اہلِ بیتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر درود بھیجنے کی
فضیلت

''**حاکم**'' نے ''**المستدرک**'' میں نقل کیا ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ملاقات کی تو فرمایا کہ کیا میں آپ کو وہ چیز ہدیہ نہ کروں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے سنی ہے۔ میں نے کہا ضرور جس پر حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے سوال کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ''**کَیفَ الصَّلاۃُ عَلَیکُم اَھلَ البَیتِ؟**'' ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ کی اہلِ بیت پر کس طرح دُرود پیش کریں، جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس طرح پڑھا کرو ''**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اِبرَاھِیمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ'' مَّجِیدٌ'' وَّ بَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ عَلٰی اِبرَاھِیمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ'' مَجِیدٌ**'' اے اللہ دُرود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور ان کی آل پر جیسا تو نے دُرود بھیجا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بے شک تو بڑی تعریف اور بزرگی والا ہے اور برکت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور ان کی آل پر جیسا تو نے برکت بھیجی ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر۔ بے شک تو بڑی تعریف اور بزرگی والا ہے۔

نامکمل دُرود پاک پڑھنے کی ممانعت

''**صواعق محرقہ** صفحہ 89'' پر حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ ہے کہ ''**لَا تُصَلُّوا عَلَیَّ الصَّلَاۃِ البُترَاءِ**'' مجھ پر نامکمل (ناقص) دُرود مت پڑھو۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نامکمل دُرود کون سا ہے؟ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ تم صرف پڑھتے ہو ''**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ**'' اور پھر رک جاتے ہو اس طرح نہیں بلکہ پڑھا کرو ''**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ**'' ﴿مذکورہ حدیث مبارکہ سے واضح ہو گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ کی آل کا ذکر کیے بغیر دُرود نامکمل ہوتا ہے۔﴾

''**مسلم**'' میں حضرت ابی مسعود البدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہاں تشریف لے آئے۔ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ ''**اَمَرَنَا اللّٰہُ اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَکَیْفَ نُصَلِّیَ عَلَیْکَ**'' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پڑھنے کا حکم دیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیسے دُرود بھیجیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی، ہم نے سوچا کہ کاش ہم سوال نہ کرتے، اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کہو ''**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ**'' پھر ارشاد فرمایا ''**وَالسَّلَامُ کَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ**'' اور سلام اس طرح بھیجو جس کا تمہیں علم ہے۔

''**مسند احمد**''، ''**سنن ترمذی**'' اور ''**سنن دارقطنی**'' میں حدیث ابی مسعود رضی اللہ عنہ ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ پر سلام پیش کرنے کے بارے میں تو ہمیں علم ہے پس ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود کس طرح پیش کریں؟ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''**اِذَا اَنْتُمْ صَلَّیْتُمْ عَلَیَّ فَقُوْلُوْا**'' جب تم مجھ پر دُرود بھیجو تو اس طرح کہو ''**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ**''

''**صواعق محرقہ** صفحہ 40'' پر ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل کیا گیا ہے جس کا مفہوم کچھ اس طرح سے ہے ''کہ جب تم میں سے کوئی شخص مجھ پر دُرود پڑھے تو سب سے پہلے رب تعالیٰ کی بزرگی اور ثناء بیان کرے، پھر وہ نبی پر دُرود بھیجے اور اس کے

بعد جو چاہے دعا کرے''۔

درُود پاک کے بغیر نماز نا مکمل

''سنن دار قطنی'' میں ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یُصَلِّیْ فِیْھَا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ'' اس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی کہ جو نماز میں نبی پاک ﷺ پر درُود نہ پڑھے۔

''المعمری'' نے **''عمل الیوم اللیلۃ''** میں مستند سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ''اِنَّہٗ لَا تَکُوْنُ صَلٰوۃٌ اِلَّا بِقِرَاۃٍ وَ بِتَشَھُّدٍ، وَ صَلَاۃٌ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ'' اس وقت تک نماز نہیں ہوگی جب تک اس میں قرأت، قعدہ اور نبی پاک ﷺ پر درُود نہ پڑھا جائے۔

''دار قطنی'' اور **''بیہقی''** نے مستند سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ ''مَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فِی التَّشَھُّدِ فَلْیُعِدْ صَلَاتَہٗ'' جو شخص قعدہ میں نبی اکرم ﷺ پر درُود نہ پڑھے پس اسے چاہئے کہ اپنی نماز دہرائے۔

شرط قبولیت نماز و دُعا /درُود پاک

''سیوطی'' نے **''الجامع الکبیر''** میں مرفوع حدیث نقل فرمائی ہے کہ ''اَلدُّعَاءُ مَحْجُوْب'' حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ'' دعا اس وقت تک پردے میں رہتی ہے جب تک نبی اکرم ﷺ اور ان کی اہل بیت پر درُود پاک نہ پڑھا جائے۔

''دار قطنی'' اور **''بیہقی''** نے حضرت ابی مسعود الانصاری البدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَمْ یُصَلِّ فِیْھَا عَلَیَّ وَلَا عَلٰی اَھْلِ بَیْتِیْ لَمْ یُقْبَلْ مِنْہُ'' کہ جس نے نماز میں مجھ

پر اور میری اہل بیت پر دُرودِ پاک نہ پڑھا تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔

کتاب ''**نظم در السمطین**'' میں حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے جد امجد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ جب تمہیں کوئی حاجت درپیش ہو تو دُرود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھا کریں آپ کی حاجت پوری ہو جایا کرے گی۔ ''**اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ اَسۡأَلُکَ اَنۡ تَکۡفِیَنِیۡ مَا اَخَافُ وَ اَحۡذَرُ فَاِنَّکَ تَکۡفِیۡ ذٰلِکَ الۡاَمۡرِ**''

دُرود پاک سے حاجتوں کا پورا ہونا

''**مسند الفردوس**'' اور ''**جامع کبیر**'' میں روایت ہے کہ

''**مَنۡ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **مِائَةَ مَرَّةٍ قَضَی اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ**'' جس شخص نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر سو مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمادے گا۔

حافظ ابو محمد عبدالعزیز بن الاخضر نے اہل بیت کے موضوع پر اپنی مشہور زمانہ کتاب ''**معالم العترة النبوية**'' میں معاویہ بن عمار بن جعفر بن محمد کی روایت نقل کی ہے کہ ''**مَنۡ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **وَ عَلٰی اَهۡلِ مُحَمَّدٍ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **مِائَةَ مَرَّةٍ قَضَی اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ**'' جس شخص نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل پر سو مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمادے گا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''**مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ فِیۡ کُلِّ یَوۡمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَضَی اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ، سَبۡعِیۡنَ مِنۡهَا لِاٰخِرَتِهٖ وَ ثَلَاثِیۡنَ مِنۡهَا لِدُنۡیَاهُ**'' جس شخص نے روزانہ مجھ پر سو مرتبہ دُرود پڑھا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمادے گا، ستر اس کی آخرت کی اور تیس اس کی دنیا کی حاجتیں۔

دُرود تنجینا کی فضیلت

کتاب ''**الفجر المنیر عن الشیخ الصالح موسی الضریر**'' میں تاج لخمی الاسکندری ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شیخ صالح موسیٰ، مسافروں کے ہمراہ کشتی میں سفر فرما رہے تھے کہ بادِ مخالف اور طوفان نے اس کشتی کو گھیر لیا۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ ہمیں یقین ہو گیا کہ اب عنقریب غرق ہو جائیں گے۔ شدید طوفانی لہروں کی وجہ سے لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا، اسی اثناء میں میری آنکھ لگ گئی اور مجھے خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اہلِ کشتی سے کہو کہ وہ یہ دُرودِ پاک پڑھیں۔ ''**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تُنْجِیْنَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَ الْآفَاتِ، وَ تَقْضِیْ لَنَا بِھَا الْحَاجَاتِ، وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ**'' میں نے بیدار ہونے کے بعد مسافروں کو خوشخبری دی اور انہیں دُرودِ مذکورہ پڑھنے کیلئے کہا، ابھی ہم نے یہ دُرودِ پاک تین سو (300) مرتبہ ہی پڑھا تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں پریشانی سے نجات بخش دی۔

حضرت شیخ صالح الفقیہ حسن بن علی الاسوانی اس دُرودِ پاک کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''**مَنْ قَالَھَا فِیْ کُلِّ مُھِمٍّ وَ نَازِلَۃٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَدْرَکَ مَأْمُوْلَہٗ**'' کسی بھی پریشانی اور مصیبت کے وقت اس دُرودِ پاک ایک ہزار (1000) مرتبہ پڑھا جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی پریشانی اور مصیبت کو دور فرما دے گا، اور وہ محفوظ و مأمون ہو جائے گا۔

اہلِ بیتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر رب تعالیٰ کی
طرف سے ہدیہ سلام

مفسرین کی ایک جماعت نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے کہ سورۃ الصافات کی آیت مبارکہ 130 "سَلَام" عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ" سے مراد "سَلَام" عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ" ہی ہے۔یعنی نبی اکرم ﷺ کی آل مبارک پر سلام ہے۔

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہل بیتِ نبوی ﷺ کو پانچ چیزوں میں نبی اکرم ﷺ سے نسبت عطا فرمائی ہے۔

١۔ سلام میں: اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کیلئے ارشاد فرمایا "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُه" اور آپ ﷺ کی اہل بیت کیلئے ارشاد فرمایا "سَلَام" عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ" کہ نبی اکرم ﷺ کی آل پر سلام ہو۔

٢۔ درُود میں: نماز میں نبی اکرم ﷺ پر درُود پڑھا جاتا ہے اور اسی طرح آپ ﷺ کی آل پر درُودِ پاک پڑھا جاتا ہے۔

٣۔ پاکیزگی اور طہارت میں: اللہ تبارک وتعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کیلئے ارشاد فرمایا "طٰـهٰ" – ای طـاهـر – ، طه اے پاک وطاہر۔ ﴿طہٰ، حضور پاک ﷺ کا اسمِ مبارک بھی ہے اور بعض کے نزدیک "ط" سے مراد طہارت اور "ہ" سے مراد ہدایت ہے۔﴾ اور آپ ﷺ کی اہل بیت کیلئے فرمایا "وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا" کہ وہ آپ ﷺ کی اہل بیت کو پاک وصاف فرمادے گا۔

٤۔ حرمت صدقہ میں: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِ مُحَمَّدٍ ﷺ" محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل کیلئے صدقہ لینے کی ممانعت ہے۔

٥۔ محبت میں: اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا "فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ" کہ میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور آپ ﷺ کی اہل بیت کیلئے فرمایا "قُلْ لَا اَسْأَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی" کہ میں تم سے کوئی اجرت یا معاوضہ طلب نہیں کرتا سوائے میرے قرابت داروں سے الفت اور محبت کے۔
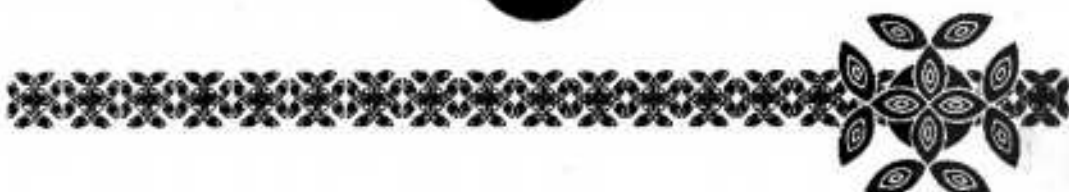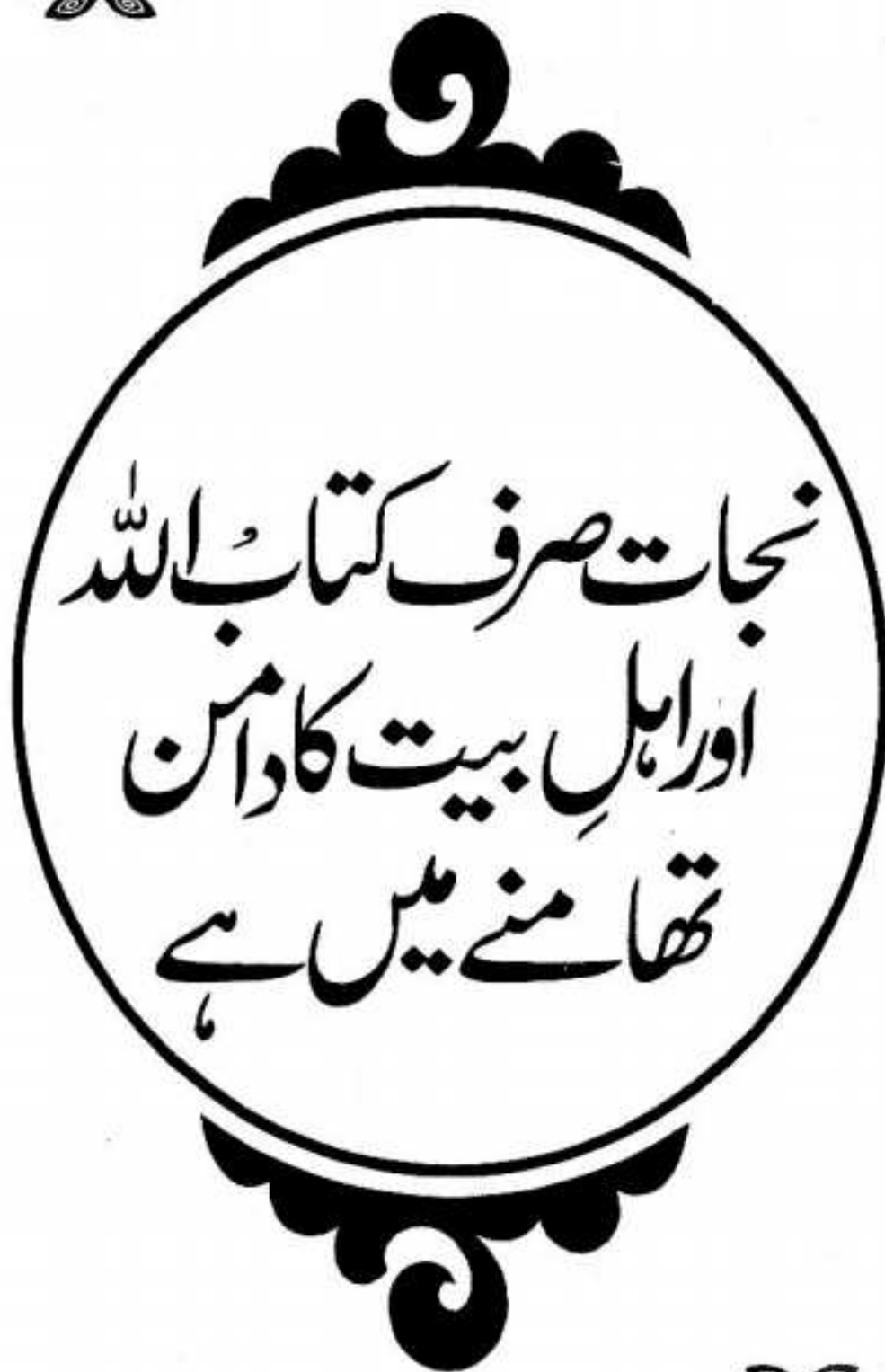
نجات صرف کتاب اللہ
اور اہلِ بیت کا دامن
تھامنے میں ہے

''**سنن ترمذی**'' میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ''اِنِّیْ تَارِک'' فِیْکُمْ مَا اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا'' میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھامے رکھا تو میرے بعد گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک چیز دوسری سے بڑی ہے۔ ایک تو کتاب اللہ کہ وہ آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی رسی ہے ''وَعِتْرَتِیْ اَهْلُ بَيْتِي'' اور دوسری میری عترت اہل بیت، اور یہ ایک دوسرے سے کبھی جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ یہ دونوں میرے پاس حوض پر آ پہنچیں گے اور دیکھو کہ تم میرے بعد ان دونوں سے کیا معاملہ کرتے ہو؟

''**حاکم**'' نے ''**المستدرک**'' میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ نقل فرمائی ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے ''اے لوگو! میں تم میں دو اہم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم ان کی اتباعت کرتے رہے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے، ایک تو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور دوسرا میری عترت اہل بیت''

''**صواعق محرقہ** صفحہ 77'' پر حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ ہے کہ ''اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ کِتَابُ اللّٰہِ عَزَّوَ جَلَّ وَ سُنَّتِیْ'' میں تم میں اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنی سنت چھوڑے جا رہا ہوں، اگر ان پر عمل پیرا رہے تو نہ آپ کی بصارت ختم ہوگی اور قدم بھی مضبوط رہیں گے۔ پھر فرمایا ''اُوْصِیْکُمْ بِھٰذَیْنِ خَیْرًا، وَاَشَارَ اِلٰی عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ وَالْعَبَّاسْ رضی اللہ عنہ'' کہ میں تم کو ان دونوں کے

ساتھ بھلائی کا حکم دیتا ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا۔

''**سنن ترمذی**'' میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یوم عرفہ کے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی اونٹنی ''اَلْقَصْوَاء'' پر سوار خطاب فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے ہیں ''کہ اے لوگو! میں تم میں دو ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھامے رکھا تو کبھی گمراہ نہ ہونگے، ایک قرآن پاک اور دوسری میری عترت اہل بیت''۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اِنِّیْ تَارِک'' فِیْکُمْ خَلِیْفَتَیْنِ، کِتَابُ اللّٰہِ عَزَّوَ جَلُ حَبْل'' مَمْدُوْد'' مَابَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَوْ مَابَیْنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ وَ عِتْرَتِیْ اَھْلُ بَیْتِیْ وَ اِنَّھُمَا لَنْ یَّتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَی الْحَوْضَ'' کہ میں اپنے دو خلیفہ (نمائندے) تم میں چھوڑے جا رہا ہوں، اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتاب، جو کہ آسمان اور زمین کے درمیان یا آسمان اور زمین تک پھیلی ہوئی رسی کی مانند ہے اور میری اولاد اہل بیت، اور یہ دونوں آپس میں کبھی جدا نہ ہوں گے۔ حتیٰ کہ مجھے حوض پر آملیں گے۔

''**مسند امام احمد**'' نے حضرت عبدالرحمٰن بن حمید سے مستند سند کے ساتھ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں

تم میں اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنی عترت اہل بیت چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم نے ان کو تھامے رکھا تو تم کبھی بھی گمراہ نہ ہو گے''۔

''**معجم کبیر**'' ''**مجمع الزوائد**'' میں ثقہ شخصیات سے حدیث نبوی ﷺ نقل کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں تم میں دو جانشین (قائم مقام) چھوڑے جا رہا ہوں، اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنی اہل بیت، اور یہ دونوں کبھی جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ مجھے حوض پر واپس آملیں گے''

میں جس کا مولا ، علیؓ اس کا مولا

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ خم غدیر میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دستِ مبارک انتہائی اوپر اٹھا کر فرمایا ''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ'' کہ میں جس کا مولا ہوں علیؓ بھی اس کا مولا ہے۔ اور پھر ارشاد فرمایا کہ ''اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، کتاب اللہ اور اپنی عترت، اور یہ دونوں کبھی جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ مجھے حوض پر واپس آملیں گے''۔

''**کشف الاستار**'' میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اُوْصِیْکُمْ بِعِتْرَتِیْ خَیْرًا وَّ اِنَّ مَوْعِدَکُمُ الْحَوْضَ'' کہ میں تمہیں اپنی عترت کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں اور اب تمہارے ساتھ ملاقات کا وعدہ حوض پر ہے۔

''**معجم کبیر**'' میں حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ ''اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک حرمت والی تین چیزیں ہیں۔ جس نے ان کی حفاظت کی تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے دین اور دنیا کی حفاظت فرمائے گا، اور جس نے ان کی حفاظت نہ کی تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت کی حفاظت نہیں فرمائے گا''۔ پوچھا گیا کہ وہ کون سی حرمت والی اشیاء ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ''**حُرْمَةُ الْاِسْلَامِ، وَ حُرْمَتِیْ، وَ حُرْمَةُ رَحِمِیْ**'' حرمت دین، میری اور میرے قرابت داروں کی حرمت۔

''**مستدرک**'' میں حضرت عبداللہ بن ثعلبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ''**اَوْصَانِیَ اللّٰهُ بِذِی الْقُرْبٰی، وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَبْدَاءُ بِالْعَبَّاسِ**'' کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے قرابت داروں کے بارے میں وصیت فرمائی ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی ابتداء حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کروں۔

''**صحیح بخاری**'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول ہے ''**یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِرْقَبُوْا مُحَمَّدًا فِیْ اَهْلِ بَیْتِهٖ**'' کہ اے لوگو اہل بیت کرام کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کا ادب واحترام ملحوظ خاطر رکھو۔

''**بلخی**'' میں ''**ینابیع المودة** صفحہ 173'' پر حدیث نبوی ﷺ نقل فرمائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا '' جس نے میرے اہل بیت کے بارے میں مجھے یاد رکھا، تو ایسا ہے کہ اس نے اللہ کے ساتھ لے لیا ہو۔'' ایک اور حدیث مبارکہ کے الفاظ اس طرح سے ہیں۔ ''أَنَا وَاَهْلُ بَيْتِى شَجَرَةٌ'' فِى الْجَنَّةِ، وَاَغْصَانُهَا فِى الدُّنْيَا، فَمَنْ شَاءِ اتَّخَذَ اِلَى رَبِّهٖ سَبِيْلًا'' ''میں اور میرے اہل بیت جنت میں ایک درخت ہیں، جس کی شاخیں دنیا میں ہیں، پس جو کوئی چاہے وہ اپنے رب کی طرف بہتر راستہ اختیار کر لے''۔

''سورۃ آل عمران آیت 103'' ''**وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ**'' ''اور اللہ کی رسی کو تھام لو'' کے بارے میں حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''نَحْنُ حَبْلُ اللّٰهِ الَّذِىْ قَالَه' (وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ)'' کہ ہم ہی اللہ کی وہ رسی ہیں جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے (کہ اللہ کی رسی کو تھام لو)

اہلِ زمین کی سلامتی اہلِ بیتؑ سے ہے

''**معجم کبیر**'' اور ''**مجمع الزوائد**'' میں حضرت ایاس بن سلمہ بن الاکواع اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''**اَلنُّجُوْمُ اَمَانٌ لِاَھْلِ السَّمَاءِ وَ اَھْلُ بَیْتِیْ اَمَانٌ لِاُمَّتِیْ**'' اہل آسمان کی سلامتی ستاروں سے ہے اور میری امت کی سلامتی میری اہل بیت سے ہے۔

''**مسند امام احمد**'' میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اہل آسمان کی سلامتی ستاروں سے ہے اور اگر ستارے ختم ہو جائیں تو اہل آسمان بھی ختم ہو جائیں گے، اہل زمین کی سلامتی میری اہل بیت سے ہے اور اگر میرے اہل بیت چلے جائیں تو اہل زمین بھی ختم ہو جائے گی۔''

اہل بیت نبوی، مثل کشتی نوح علیہ السلام

''**مستدرک**'' میں حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''**مَثَلُ اَھْلِ بَیْتِیْ فِیْکُمْ مِثْلَ سَفِیْنَةِ نُوْحٍ علیہ السلام فِیْ قَوْمِهٖ، مَنْ رَکِبَھَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا غَرِقَ**'' میرے اہل بیت کی مثال تم میں اس طرح ہے جس طرح حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں کشتی نوح، کہ جو اس میں سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے ہٹا وہ غرق ہو گیا۔

''**معجم کبیر**'' میں حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''میری اہل بیت کی مثال تم میں کشتی نوح کی طرح ہے کہ جو اس میں سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے ہٹا وہ غرق ہو گیا، اور میری اہل بیت مثلِ دروازۂ (حطہ) ہیں۔

حضرت سلمہ بن الاکوع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کہ میرے اہل بیت مثلِ کشتی نوح ہیں کہ جو اس میں سوار ہوا وہ نجات پا گیا۔

''**مسند البزار**'' اور ''**کشف الاستار**'' میں حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''میرے اہل بیت مانندِ کشتی نوح ہیں جو اس میں سوار ہوا وہ سلامتی پا گیا اور جس نے اس کو ترک کیا وہ غرق ہو گیا''

اهلِ بیت نبوی، مثلِ دروازۂ ''حطه''

''**معجم کبیر**'' میں حضرت ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''**اِنَّمَا اَهْلُ بَيْتِیْ فِيْكُمْ مِثْلُ بَابِ حُطَّةُ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ مَنْ دَخَلَهُ غُفِرَلَهُ**'' بے شک میرے اہل بیت تم میں اس طرح ہیں جس طرح بنی اسرائیل کیلئے دروازۂ ''حطہ'' کہ جو اس میں داخل ہوا وہ مغفرت پا گیا۔

''**سنن ترمذی**'' اور ''**مسند امام احمد**'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا بازو پکڑ کر فرمایا ''جس نے مجھ سے، ان دونوں، اور ان کے والدین سے محبت کی تو روز قیامت میرے خصوصی قرب میں ہوگا۔''

جنت میں داخل ہونے والی اولین شخصیات :

''**مستدرک**'' میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اِنَّ اَوَّلَ مَنۡ یَدۡخُلُ الۡجَنَّۃِ، اَنَا ،وَ فَاطِمَۃِ، وَ عِلِیٍّ، وَالۡحَسَنَ، وَالۡحُسَیۡنَ'' کہ جنت میں سب سے پہلے میں، فاطمہ، علی، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم داخل ہوں گے۔

مُحبتِ سیدنا علی رضی اللہ عنہ

''**تاریخ بغداد**'' میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے کہ ''حُبُّ عَلِيٍّ یَأۡکُلُ الذُّنُوۡبَ کَمَا تَأۡکُلُ النَّارَ الۡحَطَبَ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت گناہوں کو اس طرح کھا جاتی ہے کہ جس طرح آگ لکڑی کو ختم کر دیتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرابت داری کے فوائد

''**مستـــــدرک**'' میں حضرت ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوکر ارشاد فرمارہے تھے کہ ''ان لوگوں کا کیا حال ہو گا کہ جو کہتے ہیں کہ روزِ قیامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرابت داری کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی؟ کیوں نہیں؟ خدا کی قسم میری قرابت دنیا و آخرت میں ملی ہوئی ہے۔ اے لوگو! میں تم سب سے پہلے حوض پر پہنچنے والا ہوں۔

''**ذخائر العقبیٰ** صفحہ 6'' پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا جب وصال ہوا تو آپ رضی اللہ عنہا شدت فراق سے رو رہی تھیں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''**تَبْكِيْنَ يَا عَمَّةُ، مَنْ تُوَفِّيَ لَهُ وَلَدٌ فِي الْاِسْلَامِ كَانَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ يَسْكُنُهُ**'' ''اے پھوپھی جان آپ رو رہی ہیں حالانکہ حالت اسلام میں جس کا ایک بچہ وصال کر گیا تو اس کیلئے جنت میں ایک گھر ہوگا جس میں وہ سکونت اختیار کرے گا''۔ اسی اثناء میں کسی شخص نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ''**اِنَّ قَرَابَةَ مُحَمَّدٍ لَنْ تُغْنِيَ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا**'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت اللہ تعالیٰ کے ہاں ذرا بھی تمہیں فائدہ نہیں دے گی۔ جس پر سیدۃ صفیہ رضی اللہ عنہا نے دوبارہ رونا شروع کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اس بات کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جاؤ لوگوں کو نماز کیلئے اکٹھا کرو۔ نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اس قوم کا کیا حال ہوگا؟ کہ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ میری قرابت داری کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی، بے شک قیامت کے دن تمام سبب و نسب ختم ہو

جائیں گے، سوائے میرے نسب اور سبب کے، اور میری قرابت داری ہی دنیا اور آخرت میں جڑی ہوئی ہے''

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے یہ فرمان مبارک سنا تو اس وقت سے میں نے سیدۃ اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح کا ارادہ کر لیا تھا تا کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے درمیان رشتہ قائم ہو جائے۔

''**معجم کبیر**'' میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''روز قیامت تمام سبب و نسب ختم ہو جائیں گے سوائے میرے نسب اور سبب کے''

ذُریتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ پُشت علی رضی اللہ عنہ میں رکھی گئی

''**ذخائر العقبیٰ** صفحہ 67''میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ''کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر نبی کی ذریت اس کی پشت میں رکھی اور میری ذریت (اولاد) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پشت میں رکھی''۔

''**مستـــــدرک**'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے کھڑے ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے معانقہ کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینے کے بعد اپنے دائیں جانب بٹھایا۔ جس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''یَا رَسُوْلَ اللہ أتُحِبُّہُ؟'' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ ان سے محبت فرماتے ہیں؟ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا۔ اے چچا!

خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ ان سے محبت کرنے والے ہیں کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر نبی کی ذریت اس کی پشت میں رکھی ہے اور میری ذریت اس (علی ؓ) کی پشت میں رکھی ہے۔

"مستدرک" میں حدیث نبوی ﷺ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کہ روز قیامت سوائے میرے نسب و سبب اور سسرال کے رشتے کے تمام رشتے ناتے ختم ہو جائیں گے۔" خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ کیلئے ارشاد فرمایا "کہ سیدۃ فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے، جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا، جس نے اسے خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا اور بے شک روز قیامت تمام رشتہ داریاں ختم ہو جائیں گی سوائے میرے نسب و سبب اور سسرال کے رشتے کے"۔

يَا سَيِّدِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وعدۂ ربانی
کہ وہ اہلِ بیت کو
نہ عذاب دے گا اور
نہ آگ میں داخل فرمائے گا

ارشاد باری تعالیٰ ہے (وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی۔ سورۃ والضحیٰ، آیت 5) ''عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔'' قرطبی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے

''رَضِیَ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وآلہ اَنْ لَّا یَدْخُلَ اَحَد'' مِنْ اَھْلِ بَیْتِہِ النَّارِ''

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اس بات پر راضی ہوئے ہیں کہ اہل بیت کا کوئی فرد بھی آگ میں نہیں ڈالا جائے گا۔

''**ینابیع المودۃ**، صفحہ 268'' میں حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی رضا اس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ کی اہل بیت میں سے کسی کو بھی آگ میں نہ ڈالا جائے گا''۔

''**مستدرک**'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ''میرے رب نے میرے اہل بیت کے بارے میں مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جس نے توحید کا اقرار کیا اس کو عذاب نہیں دیا جائے گا۔

''**دیلمی**'' نے ''**الفردوس**'' اور ''**محب طبری**'' نے ''**ذخائر العقبیٰ**، صفحہ 19'' میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ''میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ میری اہل بیت کے کسی فرد کو آگ میں داخل نہ فرمائے پس رب تعالیٰ نے میری درخواست قبول کر لی ہے''۔

''**احمد**'' نے ''**المناقب**'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اے قوم بنی ہاشم! قسم ہے جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے جنت کی چوکھٹ کو پکڑنے کے بعد سب سے پہلے آپ سے ہی ابتداء کروں گا''

سب سے پہلے اہل بیت کی شفاعت

''**دیلمی**'' نے ''**الفردوس**'' اور ''**کنز العمال**'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''**اَوَّلَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ حَوْضِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ مِنْ اُمَّتِيْ**'' کہ میرے حوض پر سب سے پہلے میرے پاس میری اہل بیت آئے گی اور پھر میری امت سے جو مجھ سے محبت کرتا رہا۔

''**دیلمی**'' نے ''**الفردوس**'' اور ''**طبرانی**'' نے ''**معجم کبیر**'' میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اپنی امت میں سب سے پہلے میں اپنی اہل بیت کی شفاعت کروں گا پھر ترتیب وار قریش سے، پھر انصار سے، پھر یمن سے جو مجھ پر ایمان لائے اور میری اطاعت کی، پھر تمام عرب کی، پھر عجم کی اور افضل لوگوں کی سب سے پہلے''۔

''**طبرانی**'' میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ''اپنی امت میں سب سے پہلے میں اہل مدینہ کی، پھر اہل مکہ کی اور پھر اہل طائف کی شفاعت کروں گا''۔

اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا آگ سے محفوظ و ممنون ہو گی

''**المطالب العالیه**'' میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اِنَّ فَاطِمَةُ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَ اللّٰهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ'' بے شک سیدۃ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے گوہر عصمت کی حفاظت فرمائی پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی اولاد پر آگ کو حرام قرار دے دیا ہے۔

''**ذخائر العقبیٰ**'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ تو جانتی ہے کہ میں نے تیرا نام فاطمہ کیوں رکھا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے ''فاطمہ'' نام کیوں رکھا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَطَمَهَا وَ ذُرِّيَّتَهَا مِنَ النَّارِ'' بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو اور ان کی اولاد کو آگ سے محفوظ کرلیا ہے۔

وجۂ تسمیہ نام سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا

''**نسائی**'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میری بیٹی فاطمہ انسانی حور ہے جو پاکیزگی اور طہارت میں حیض ونفاس سے دور ہے، اس لئے اس کا نام فاطمہ رکھا ہے، کیونکہ اللہ عز وجل نے انہیں اور ان سے محبت کرنے والوں کو آگ سے چھڑا لیا ہے۔''

''**طبرانی**'' نے ''**معجم کبیر**'' میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ''اِنَّ اللّٰہَ غَیْرُ مُعَذِّبِکَ وَلَا وَلَدِکَ'' کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو اور آپ کی اولاد کو عذاب سے محفوظ فرما دیا ہے۔

''**طبرانی**'' نے ''**معجم کبیر**'' میں حدیث سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نقل فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا سے فرمایا ''یَا عَمِّ سَتَرَکَ اللّٰہُ وَ ذُرِّیَّتَکَ مِنَ النَّارِ'' اے چچا! اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اور آپ کی اولاد کو آگ سے محفوظ فرمائے گا۔

''**دیلمی**'' نے ''**الفردوس**'' اور ''**حاکم**'' نے ''**المستدرک**'' میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ہم اولادِ عبدالمطلب اہل جنت کے سردار ہیں، میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی رضوان اللہ علیہم اجمعین''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگوں کے حسد کی شکایت کی جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو ان چاروں میں سے ہو جائے جو جنت میں جائیں گے؟ سب سے پہلے میں، تو، حسن اور حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین جنت میں داخل ہوں گے اور ہماری ازواج ہمارے دائیں بائیں اور ہماری اولاد ہماری ازواج کے پیچھے ہوگی''۔

''**ذخائر العقبیٰ**'' میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا ''کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو میرے ساتھ جنت میں ہو، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما اور ہماری اولادیں ہمارے پیچھے، ہماری ازواج ہماری اولادوں کے پیچھے اور ہمارے چاہنے والے ہمارے دائیں بائیں ہوں گے''۔

''**طبرانی**'' نے ''**معجم کبیر**'' میں حدیث حضرت ابی رافع رضی اللہ عنہ نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا ''جنت میں پہلے چار داخل ہونے والوں میں سب سے پہلے میں، تم، حسن، حسین اور ہماری اولادیں ہمارے پیچھے اور ان کے پیچھے ہماری ازواج اور دائیں بائیں ہمارے چاہنے والے ہوں گے''۔
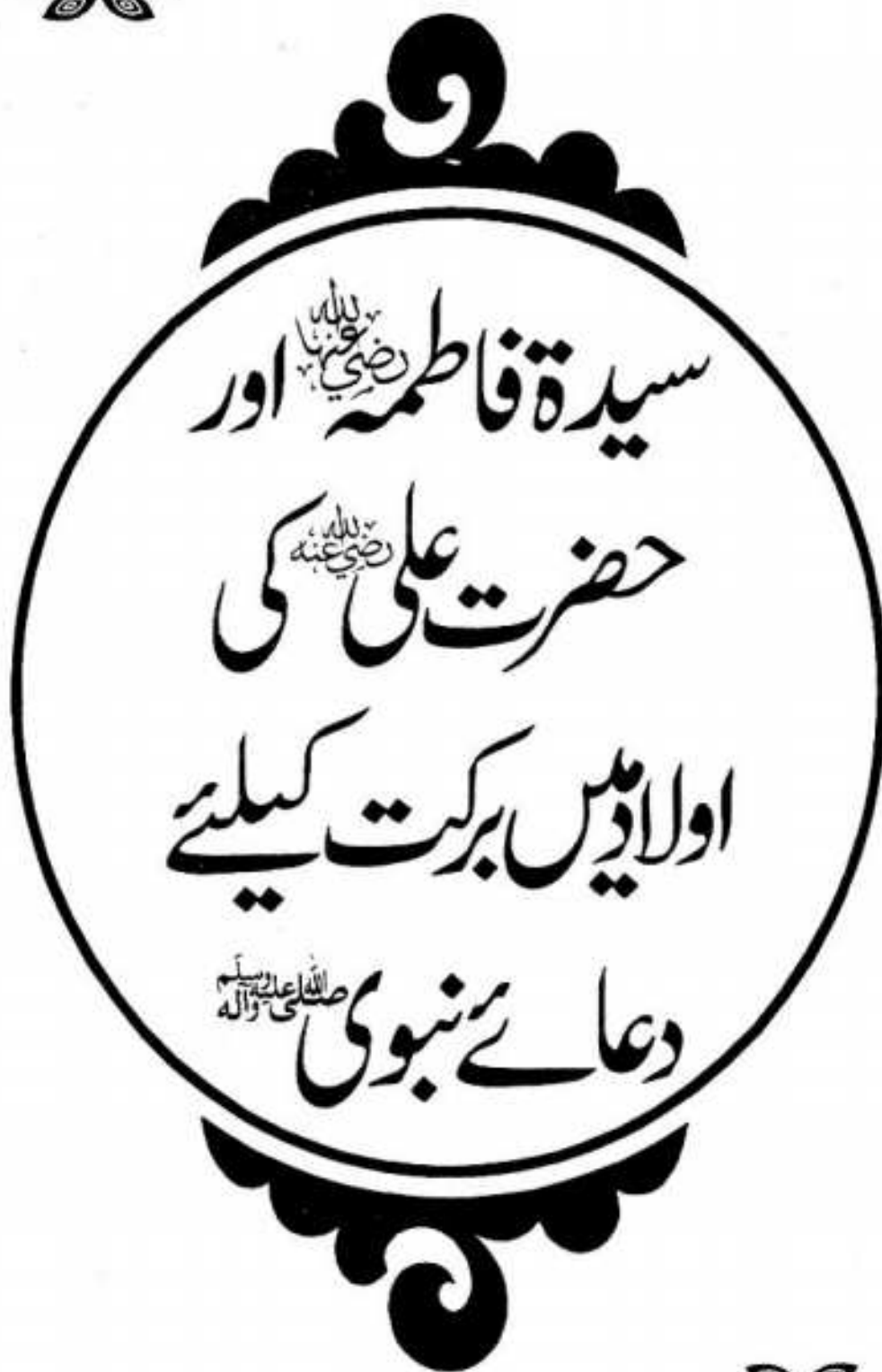
سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی
اولاد میں برکت کیلئے
دعائے نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
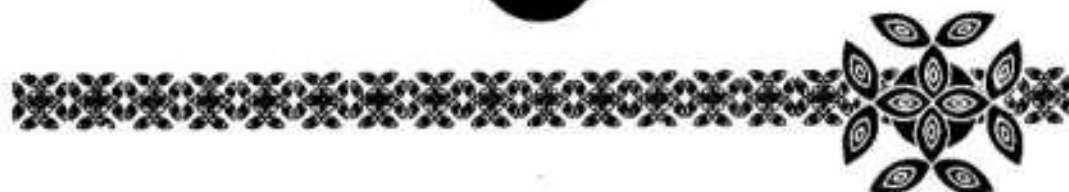
نسلِ بتول رضی اللہ عنہا و حضرت علی رضی اللہ عنہ میں برکت کیلئے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا مبارکہ کے الفاظ اس طرح سے ہیں کہ "**اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْھِمَا وَ بَارِکْ عَلَیْھِمَا وَ بَارِکْ نَسْلِھِمَا**" اے اللہ ان دونوں میں برکت عطا فرما، ان دونوں پر برکت نازل فرما اور ان دونوں کی نسل میں برکت عطا فرما۔

"**ذخائر العقبیٰ**" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کی کیفیت طاری ہوئی، کچھ دیر بعد جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا "اے انس! کیا تجھے معلوم ہے کہ اس وقت جبرائیل کیا پیغام لے کر آئے ہیں؟" میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں کہ جبرائیل علیہ السلام کیا پیغام لے کر آئے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جبرائیل نے مجھے امر ربی سنایا ہے کہ میں سیدۃ فاطمہ کی شادی حضرت علی سے کر دوں" آپ جائیں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین اور انصار کے چند افراد بلائیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں چلا گیا اور ان سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی دعوت دی، سب لوگ تشریف فرما ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمد وثناء بیان کرنے کے بعد خطبۂ نکاح پڑھا اور پھر ان کیلئے اور ان کی اولاد کیلئے دعائے خیر وبرکت فرمائی۔ اسی اثناء میں حضرت علی تشریف لے آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوئے کہ اے علی! اللہ تبارک وتعالی نے مجھے حکم دیا ہے کہ فاطمہ کا نکاح تجھ سے کر دوں، سو میں نے چار سو

مثقال چاندی پر سیدۃ فاطمہ کا نکاح تیرے ساتھ کر دیا ہے۔جس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "رَضِیْتُھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" یارسول اللہ میں اس پر راضی ہوں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ شکرانے کیلئے بارگاہ رب العالمین میں سجدہ ریز ہو گئے۔جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سجدہ سے سر اٹھایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا، "اللہ تبارک وتعالیٰ تم دونوں کو برکت عطا فرمائے، تمہارے درمیان برکت ہو، تمہارے اجداد کو سعادت نصیب ہو اور تم دونوں سے پاک اور کثیر نسل کی ابتداء ہو"۔حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم پھر ان سے کثیر اور پاک وطاہر نسل کی ابتداء ہوئی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کی دعاؤں کی برکات اور اثرات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں ظاہر ہوتے رہے اسی طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام بھی اولادِ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوں گے۔

"**سنن ابن ماجه**" میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "اَلْمَھْدِیُ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ وَلَدْ فَاطِمَۃِ" مہدی علیہ السلام میری اولاد یعنی اولاد فاطمہ سے ہوں گے۔

"فیروز آبادیؒ" نے "**فضائل الخمسه**" میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نعیم بن حماد سے نقل کی ہے کہ "حضرت مہدی علیہ السلام کی ولادت مدینہ منورہ میں اہلِ بیت کے گھر میں ہوگی، آپ علیہ السلام کا اسم گرامی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ کے نام نامی پر ہوگا، آپ کی ہجرت گاہ بیت المقدس ہوگی، گھنی داڑھی، سرمئی آنکھیں، چمکتے دانت، کاندھے پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ کی نشانی ہوگی، تیس اور چالیس سال کی عمر کے دوران ظاہر ہوں گے اور

اللہ تبارک وتعالیٰ تین ہزار فرشتے ان کی مدد کیلئے بھیجیں گے۔

ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ میرا یہ بیٹا جس کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارا سید (سردار) قرار دیا ہے اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر ہوگا۔

"المستدرک" اور **"مسند امام احمد"** میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ "اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک زمین ظلم وزیادتی سے نہ بھر جائے گی پھر میری عترت -میری اہل بیت- سے ایک شخص آئے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح زمین ظلم وزیادتی سے بھر چکی ہوگی۔

"کشف الخفاء" ، **"کنز الاعمال"** اور **"ابن جوزی"** میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "حضرت مہدی میری اولاد سے ہوگا، جس کا چہرہ چمکتے دمکتے ستارے کی طرح ہوگا، عربی رنگت، اسرائیلی جسم، زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، آسمان، زمین اور فضاء والے سب ان کی خلافت پر راضی ہوں گے"۔

"سنن ابن ماجه" میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "ہم اولادِ عبدالمطلب اہل جنت کے سردار ہیں۔ میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی رضوان اللہ علیہم اجمعین"۔

حُبِ
اہلِ بیتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
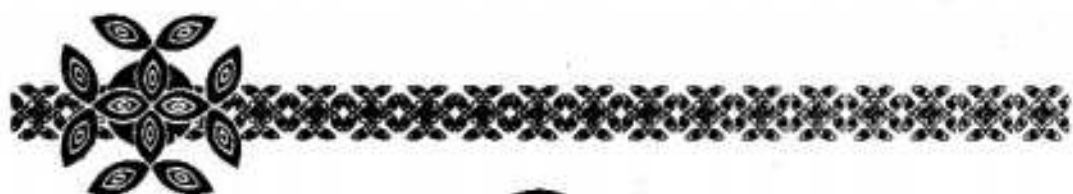
اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ ''قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى'' (سورۃ الشوریٰ، آیت 23)، اے نبی ﷺ! ان سے فرمادیں کہ میں تم سے کوئی معاوضہ یا اجرت طلب نہیں کرتا بجز قرابت داروں کے ساتھ محبت کے۔

''**حاکم**'' نے ''**المستدرک**'' حضرت ابی الطفیل کی روایت نقل کی ہے کہ ایک دن حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ ''جس نے مجھے پہچانا سو اس نے مجھے پہچانا، جس نے مجھے نہیں پہچانا تو میں حسن، نبی پاک ﷺ کا بیٹا ہوں اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی (وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِىْ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْحَاقَ وَ يَعْقُوْبَ سورۃ یوسف-آیت 38، اور میں نے اتباعت اختیار کی اپنے باپ دادا، ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کے دین کی) پھر کتاب اللہ کو اٹھا کر فرمایا (کہ میں بشیر ونذیر کا بیٹا ہوں، میں نبی کا بیٹا ہوں، میں ان کا بیٹا ہوں جو لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے رہے، میں سراج منیر کا بیٹا ہوں، میں ان کا بیٹا ہوں کہ جن کو دونوں جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا گیا، میں اس گھرانے سے ہوں کہ جس گھرانے سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آلائش کو دور فرما کر پاک وطاہر بنا دیا ہے، میں اس گھرانے سے ہوں کہ جن کی محبت کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے)''

مصداقِ آیتِ قرابت

''**ینابیع المودۃ**'' میں حضرت ابی الطفیل اور جعفر ابن حبان کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ایک دن دوران خطبہ اس طرح ارشاد فرمایا ''کہ میں اس گھرانے سے ہوں کہ جس گھرانے میں جبرائیل علیہ السلام تشریف لایا اور لے جایا کرتے تھے، میں اہل بیت کے اس گھرانے سے ہوں کہ جن کی محبت کو ہر مسلمان پر فرض قرار دیا گیا ہے''۔

''**مجمع الزوائد**'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس وقت آپ قرابت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے یہ کون سے قرابت دار ہیں کہ جن کی محبت کو ہم پر واجب قرار دیا گیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''**عَلِیٌّ وَ فَاطِمَۃُ وَ اِبْنَاھُمَا**'' کہ علی، فاطمہ اور ان کے دو شہزادے رضوان اللہ علیہم اجمعین۔''

''**فیروز آبادی**'' نے ''**فضائل الخمسہ**'' اور ''**بلخی**'' نے ''**ینابیع المودۃ**'' میں ذکر کیا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''**وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَۃً نَّزِدْ لَہٗ فِیْھَا حُسْنًا**'' اس سے مراد آلِ محمد کی محبت مراد ہے۔

''**فیروز آبادی**'' نے ''**فضائل الخمسہ**'' میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ''روزِ قیامت سب سے پہلے آدمی سے چار چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا، اس کی عمر کہ اس نے کیسی گزاری؟ اس کے جسم کے بارے میں، اس کے مال کے بارے میں، کیسے کمایا اور کیسے خرچ کیا؟ اور حب اہل بیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے سوال کیا ''مَا آیَۃُ حُبِّکُمْ'' آپ سے محبت کی کیا نشانی ہے؟ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنا دستِ مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر پر رکھ کر فرمایا ''آیَۃُ حُبِّیْ حُبُّ ھٰذَا مِنْ بَعْدِیْ'' کہ میرے بعد میرے ساتھ محبت کی نشانی اس سے (حضرت علی رضی اللہ عنہ) محبت ہے۔

نشانیٔ مؤمن، خدا، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اہلِ بیت سے محبت

''سنن ترمذی'' اور **''المستدرک''** میں حدیث نبوی ﷺ ہے کہ ''اللہ تبارک وتعالیٰ سے محبت کرو کہ وہ آپ کو نعمتیں عطا کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ سے محبت کے نتیجے میں مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی وجہ سے میری اہل بیت سے محبت کرو''۔

''دیلمی'' نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اپنی اولاد کو تین باتوں کی تعلیم دو، اپنے نبی سے محبت، ان کی اہل بیت سے محبت اور تلاوت قرآن پاک''۔

''بلخی'' نے **''ینابیع المودۃ''** میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے کہ جب ابولہب کی بیٹی حضرت دُرّۃ رضی اللہ عنہا نے مدینہ منورہ ہجرت کی تو حضرت رافع بن المعلی کے گھر قیام پذیر ہوئیں، قبیلہ بنی زریق کی کچھ خواتین نے حضرت دُرّۃ رضی اللہ عنہا سے کہنا شروع کر دیا کہ تُو تو ابولہب کی بیٹی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں ''کہ ٹوٹے ہاتھ ابی لہب کے'' اس لئے تجھے تیری ہجرت کوئی فائدہ نہ دے گی، یہ سن کر حضرت دُرّۃ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائیں اور آکر سارا ماجرا بیان کیا۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم بیٹھو اور خود منبر پر جلوہ افروز ہونے کے بعد سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ''اے لوگو! میری اہل بیت کے بارے میں مجھے کیوں تکلیف دیتے ہو؟ خدا کی قسم! روز قیامت میری شفاعت میرے قرابت داروں کو فائدہ پہنچائے گی''۔

"**فیروز آبادی**" نے "**فضائل الخمسه**" میں حضرت ابو ہریرہ ؓ کی روایت نقل کی ہے کہ ابولہب کی بیٹی **درہ**، رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائیں اور فرمایا کہ یا رسول اللہ ﷺ لوگ اونچی آوازوں سے پکارتے ہیں کہ میں آگ کے ایندھن والے کی بیٹی ہوں، جس پر رسول اللہ ﷺ نے شدید ناراضگی اور غصہ کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا "اس قوم کا کیا حال ہے کہ جو میرے نسب اور قرابت داروں کے بارے میں مجھے ایذا پہنچاتے ہیں، خبردار! آگاہ رہو، کہ جس نے میرے نسب اور میرے قرابت داروں کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو ناراض کر دیا"۔

حب علی ؓ ھے حب نبی ﷺ، بغض علی ؓ ھے بغض نبی ﷺ

"**بلخی**" نے "**ینابیع المودة**" میں حدیث نبوی ﷺ نقل کی ہے کہ "جس نے حضرت علی سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، جس نے حضرت علی سے بغض رکھا گویا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے حضرت علی کو ایذا پہنچائی اس نے مجھے ایذا پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی تو اس نے خداوند تعالیٰ کی ناراضگی حاصل کر لی"۔

"**بلخی**" نے "**ینابیع المودة**" میں حضرت سلمان ؓ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کوئی شخص اس وقت تک مؤمن ہو ہی نہیں سکتا کہ جب تک میری اہل بیت اور مجھ سے محبت نہ کرتا ہو"۔ جس پر حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کی اہل بیت سے محبت کی کیا نشانی ہے؟ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اپنا دستِ مبارک رکھتے ہوئے فرمایا "اس سے"

"**مسند دیلمی**" میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا "کہ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے محبت کرتا ہے وہ قرآن پاک سے محبت کرتا ہے، جو قرآن پاک سے محبت کرتا ہے، وہ مجھ سے محبت کرتا ہے، اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ میرے اصحاب اور قرابت داروں سے محبت کرتا ہے"۔

فضیلتِ حُبِ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

"**دیلمی**" نے "**الفردوس**" حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ "حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ یوم" خیر" مِنْ عِبادَة" سَنة"، وَمَنْ مَاتَ عَلَیْہِ دَخَلَ الْجَنَّةَ" آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سے ایک دن کی محبت ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے، اور جو اس محبت میں مر گیا وہ جنت میں داخل ہوا، ایک اور حدیث جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ "میری اور میرے اہل بیت کی محبت سات انتہائی مشکل مواقعوں پر فائدہ پہنچائے گی"۔

"**دیلمی**" نے "**الفردوس**" اور "**ابن عدی**" نے "**الکامل**" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "میں درخت ہوں، فاطمہ پھل دینے والی ہے، علی پیوند کار ہے، حسن اور حسین اس کے پھل ہیں، اور میری اہل بیت سے محبت کرنے

والے اس کے پتے ہیں یہ سب کے سب جنت میں ہیں، یہ حق ہے، یہ حق ہے ''۔

''**ذخائر العقبیٰ**'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ نقل کی گئی ہے کہ ''ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں کو پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ جس نے ان دونوں اور ان کے والدین سے محبت کی اور میری سنت پر عمل کرتے ہوئے فوت ہو گیا تو وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور آپ کی اہل بیت سے محبت کا دعویٰ کرے لیکن اعمال میں ان کی اقتداء نہ کرے اور مساکین کے ساتھ بھی نہ بیٹھتا ہو تو وہ جھوٹا ہے۔

''**فیروز آبادی**'' نے ''**فضائل الخمسہ**'' اور ''**بلخی**'' نے ''**ینابیع المودۃ**'' میں حب اہل بیت سے متعلق درج ذیل احادیث نقل کی ہیں۔

☆ مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وآلہ مَاتَ شَهِيدًا

جو شخص محبت آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر فوت ہوا تو وہ شہید فوت ہوا۔

☆ وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وآلہ مَاتَ مُؤْمِنًا مُسْتَكْمِلَ الْإِيْمَانِ

جو شخص محبت آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر فوت ہوا تو وہ کامل ایمان کے ساتھ فوت ہوا۔

☆ وَمَنْ مَاتَ عَلٰى حُبِّ آلِ مُحَمَّد ﷺ بَشَّرَه' مَلَکُ الْمَوْتِ، ثُمَّ مُنْکِرٌ وَ نَکِیْرٌ

جو شخص محبت آل محمد ﷺ پر فوت ہوا اسے ملک الموت اور منکر و نکیر جنت کی بشارت دیتے ہیں۔

☆ وَمَنْ مَاتَ عَلٰى حُبِّ آلِ مُحَمَّد ﷺ یُزَفُّ اِلَی الْجَنَّةِ کَمَا تُزَفُّ الْعُرُوْسُ اِلٰی بَیْتِ زَوْجِهَا

جو شخص محبت آل محمد ﷺ پر فوت ہوا اسے اس انداز میں جنت میں بھیجا جائے گا جیسے دولہن دولہا کے گھر۔

☆ وَمَنْ مَاتَ عَلٰى حُبِّ آلِ مُحَمَّد ﷺ فُتِحَ فِیْ قَبْرِهٖ بَابَانِ فِی الْجَنَّةِ

جو شخص محبت آل محمد ﷺ پر فوت ہوا تو اس کی قبر میں دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

☆ وَمَنْ مَاتَ عَلٰى حُبِّ آلِ مُحَمَّد ﷺ جَعَلَ اللّٰهُ زُوَّارَ قَبْرِه' مَلَائِکَةُ الرَّحْمَةِ

جو شخص محبت آل محمد ﷺ پر فوت ہوا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی قبر کو رحمت کے فرشتوں کی زیارت گاہ بنا دیتا ہے۔

"**فیروز آبادی**" نے "**فضائل الخمسہ**" اور "**بلخی**" نے "**ینابیع المودۃ**" میں بغض اہل بیت سے متعلق درج ذیل احادیث نقل کی ہیں۔

☆ وَمَنْ مَاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّد ﷺ جَاءَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ مَکْتُوْب" بَیْنَ عَیْنَیْهِ : آیِس" مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ

اور جوکوئی بغض آل محمد ﷺ پر مرگیا تو روز قیامت وہ اس طرح آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ عبارت لکھی ہوگی کہ

"ناامید بارگاہ عزوجل"

☆ وَمَنْ مَاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّد ﷺ مَاتَ کَافِرًا

اور جوکوئی بغض آل محمد ﷺ پر مرا تو کافر مرا۔

☆ وَمَنْ مَاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّد ﷺ لَمْ یَشُمُّ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

اور جوکوئی بغضِ آلِ محمد ﷺ پر مرا تو وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکے گا۔

"**ذخائر العقبیٰ**" میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدَه' وَلِمَنْ اَحَبَّهُمْ" اے باری تعالیٰ حضرت عباس، ان کی اولاد اور ان سے محبت کرنے والوں کی مغفرت فرما۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے "**انصار**، ان کی اولاد، ان کی اولاد کی اولاد اور ان سے محبت کرنے والوں کیلئے بھی دعا فرمائی"۔

"**سنن ترمذی**" میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "جس شخص نے دل سے ہمارے ساتھ محبت کی، اپنی زبان اور ہاتھ سے ہماری اعانت کی، میں اور وہ شخص جنت کے اعلیٰ درجے میں ہوں گے، اور جس شخص نے دل سے ہمارے ساتھ محبت کی اور اپنی زبان کے ساتھ ہماری اعانت کی اور اپنے ہاتھ کو بچائے رکھا تو وہ جنت کے اس سے نچلے درجے میں ہوگا، اور جس شخص نے دل سے ہمارے ساتھ محبت کی اور اپنی زبان اور ہاتھ ہم سے ہٹائے رکھے تو جنت کے اس سے بھی نچلے درجے میں ہوگا۔"

"**حاکم**" نے "**المستدرک**" میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت درج کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "**خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ مِنْ بَعْدِیْ**" میرے بعد تمہارے لئے سب سے بہتر، تمہارے لئے سب سے بہتر، میری اہل بیت ہی ہیں۔

"**ینابیع المودة**" میں حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہم سے محبت کی تو ہماری محبت کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ اسے ضرور فائدہ پہنچائیں گے"۔

اہلِ بیت سے
بُغض اور عداوت
رکھنے والے کا انجام
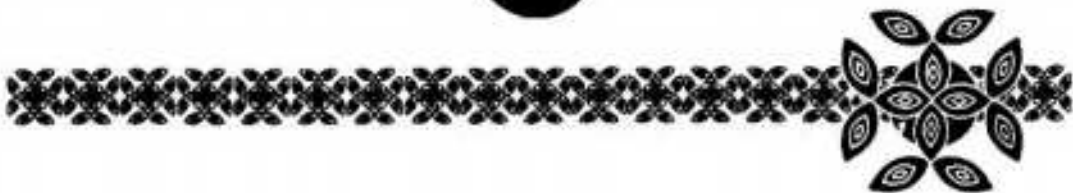
حدیث نبوی ﷺ ہے "اَلا وَمَنْ مَاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّد ﷺ جَاءَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ مَکْتُوْب" بَیْنَ عَیْنَیْهِ آیِس" مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰه" خبردار! آگاہ رہو! کہ جو شخص بغض آلِ محمد ﷺ پر مرگیا تو روزِ قیامت وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا، "اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے مایوس"۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا قول مبارک ہے کہ "جس نے ہم سے عداوت کی، تو پس اس نے رسول اللہ ﷺ سے عداوت اختیار کی"۔

"**حاکم**" نے "**المستدرک**" میں حضرت ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، کہ ہماری اہل بیت سے بغض رکھنے والا کوئی شخص بھی نہیں بچ سکتا حتیٰ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اسے آگ میں داخل نہ فرمادیں"۔

منافق کی نشانی

"**ذخائر العقبیٰ**" اور "**مسند دیلمی**" میں حضرت ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "مَنْ بَغَضَنَا فَهُوَ مُنَافِق" " جس نے ہم سے بغض اختیار کیا پس وہ منافق ہے۔

"**سنن ترمذی**" میں قول حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہے کہ "مَا کُنَّا نَعْرِفُ الْمُنَافِقِیْنَ اِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِیًّا رضی اللہ عنہ" ہم منافقین کی پہچان نہ کرسکتے تھے سوائے اس کے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہو۔

اہل بیت سے بغض رکھنے کا انجام
''شفاعت سے محرومی''

''**ابن الجوزی**'' نے ''**الموضوعات**'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میری اہل بیت سے محبت کرو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کرو، کیونکہ جس کسی نے میری اہل بیت سے بغض رکھا وہ میری شفاعت سے محروم کر دیا جائے گا''۔

''**دیلمی**'' نے ''**الفردوس**'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے اللہ! جو مجھ سے اور میری اہل بیت سے بغض رکھے تو اس کو بہت زیادہ مال اور اولاد عطا کر، جو ان کو کافی ہو، مال میں اتنی زیادتی کر، کہ ان کا حساب و کتاب طویل ہو جائے اور اولاد میں اتنی زیادتی فرما، تا کہ ان سے شیطانوں کی کثرت ہو''۔

''**تاریخ ابن عساکر**'' اور ''**سیوطی**'' نے ''**اللآلی**'' میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''**مَنْ اَبْغَضَنَا اَهْلُ الْبَيْتِ حَشَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُوْدِياً وَّاِنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ**'' جو ہماری اہل بیت سے بغض رکھتا ہو، اگرچہ اس نے کلمہ شہادت بھی پڑھا ہو تو روز قیامت اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا حشر بطور یہودی فرمائیں گے۔

''**بلخی**'' نے ''**ینابیع المودة**'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ''جس نے میری اولاد کے بارے میں مجھے تکلیف پہنچائی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔''

''**ذخائر العقبیٰ**'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ''تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس شخص پر جنت حرام کردی ہے جس نے میری اہل بیت پر ظلم کیا، ان کو قتل کیا یا قاتلوں کی مدد کی یا ان کو گالیاں دیں''۔

''**بلخی**'' نے ''**ینابیع المودة**'' میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ نقل فرمائی ہے کہ ''**مَنْ سَبَّ اَهْلِ بَيْتِىْ فَاَنَا بَرِئٌ** ''**مِّنْهُ وَالْاِسْلَامِ**'' کہ جس نے میری اہل بیت کو گالی دی تو میں اور اسلام اس سے بری الذمہ ہیں۔

''**ذخائر العقبیٰ**'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ ''اے فاطمہ! بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے ناراض ہونے کی وجہ سے ناراض ہو جاتے ہیں اور آپ کے راضی ہونے سے راضی ہو جاتے ہیں''۔

اہلِ بیتِ کرام سے احسان کا صلہ

"**دیلمی**" نے "**الفردوس**" میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جو شخص میرے وسیلے سے روزِ قیامت شفاعت کا طلب گار ہے تو اسے چاہئے کہ وہ میری اہلِ بیت سے تعلق رکھے اور انہیں خوشیاں بہم پہنچائے"۔

"**ذخائر العقبیٰ**" میں حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے، جس میں انہوں نے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ "کیا تمہیں معلوم نہیں؟ کہ بنی ہاشم کی عیادت فرض ہے اور ان کی زیارت نفل کا درجہ رکھتی ہے۔"

زیارتِ بنی ہاشم کی فضیلت

"**دار قطنی**" نے "**الفضائل**" میں نقل کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ "ہمارے ساتھ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی زیارت کو چلو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بنی ہاشم کی عیادت فرض اور ان کی زیارت نوافل میں شمار ہوتی ہے۔"

"**طبرانی**" نے "**الاوسط**" میں حدیث حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ نقل کی ہے کہ میں نے اپنے والد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کہ جس کسی نے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی اولاد کے کسی بھی فرد سے نیکی کا ہاتھ بڑھایا اور وہ شخص اس نیکی کا بدلہ نہ ادا کر سکا تو اس کا بدلہ میرے ذمے ہے، کل جب وہ مجھے ملے گا تو میں ادا کروں گا"۔

ایک علوی عورت کی خدمت کا صلہ

''تذکرہ خواص الامہ فی معرفۃ الائمۃ'' میں **''سبط ابن الجوزی''** نے حضرت عبداللہ ابن المبارک رضی اللہ عنہ کی سند سے نقل کیا ہے کہ آپ ایک سال حج ادا کیا کرتے اور ایک سال جہاد میں شرکت فرمایا کرتے، سالِ حج میں انہوں نے پانچ سو دینار نکالے اور کوفہ میں اونٹوں کی منڈی میں اونٹ کی خریداری کیلئے چل پڑے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ جو گندگی کے ڈھیر سے ایک مردہ بطخ کو صاف کر رہی تھی، میں اس کے قریب گیا اور مردہ بطخ کو صاف کرنے کی وجہ دریافت کی جس پر اس عورت نے جواب دیا کہ اے عبداللہ! تو مجھ سے ایسی بات کے متعلق پوچھ رہا ہے جس کا تجھ سے کوئی تعلق نہیں، حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میرے ذہن میں اچانک ایک خیال گزرا اور حقیقت حال کا پتہ لگانے کیلئے میں نے دوبارہ اصرار کیا، جس پر اس عورت نے کہا کہ اے عبداللہ تو نے مجھے اتنا مجبور کر دیا ہے کہ اب میں تجھے اصل صورتحال سے آگاہ کرتی ہوں ''اَنَا اِمْرَاَۃٌ'' عَلَوِیَّۃٌ'' وَلِیَ اَرْبَعَ بَنَاتٍ'' یَتَامٰی مَاتَ اَبُوْھُنَّ مِنْ قَرِیْبٍ'' کہ میں ایک علوی خاتون ہوں میری چار یتیم بچیاں ہیں ان کا باپ کچھ عرصہ قبل انتقال کر گیا ہے اور آج چوتھا دن ہے کہ ہم نے کچھ نہیں کھایا اور یقیناً اب ہم پر مردار بھی حلال ہو گیا ہے، اس لئے اب اس بطخ کو صاف کر کے اپنی بچیوں کے کھانے کیلئے لے جا رہی ہوں۔ آپ فرماتے ہیں میں نے دل میں کہا ''وَیْحَکَ یَا ابْنَ الْمُبَارَکْ'' کہ اے ابن مبارک، حیف ہے تجھ پر، یہ سب کچھ کیا ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ میرے دل سے حج ادا کرنے کی خواہش جاتی رہی اور میں نے مذکورہ رقم اس پریشان خاندان کے حوالے کر

دی۔ زمانہ حج گزر گیا اور لوگ حج کی ادائیگی کے بعد واپس آنا شروع ہو گئے۔ میں جس حاجی کو بھی حج کی مبارک باد دیتا تو وہ جواباً مجھے بھی حج کی مبارک باد پیش کرتا اور کہتا کہ ہم نے آپ سے فلاں مقام پر ملاقات کی ہے اور ہم فلاں مقام پر آپ سے ملے تھے حتیٰ کہ بے شمار لوگوں نے مجھے اس قسم کی باتیں بتائیں کہ میں اس بارے میں بہت زیادہ متفکر ہو گیا۔ **"فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فِی الْمَنَامِ، وَھُوَ یَقُوْلُ: یَا عَبْدَاللّٰہِ، لَا تَعْجَبْ فَاِنَّکَ اَغَثْتَ مَلْھُوْفَۃً" مِنْ وَلَدِیْ، فَسَاَلْتُ اللّٰہَ اَنْ یَّخْلُقَ عَلٰی صُوْرَتِکَ مَلَکًا یَحُجُّ عَنْکَ کُلَّ عَامٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ، فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَحُجَّ، وَاِنْ شِئْتَ لَا تَحُجَّ"** تو خواب میں مجھے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، اور آپ ﷺ مجھ سے فرما رہے ہیں کہ اے عبداللہ! تو اس بات پر تعجب نہ کر، تو نے میری اولاد کی ایک حاجت مند خاتون کی مدد کی، تو میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ تیری شکل وصورت کا ایک فرشتہ پیدا کر دے جو قیامت تک ہر سال تیری طرف سے حج کرتا رہے، اب تو حج ادا کر یا نہ کر یہ تیری مرضی ہے۔

﴿ **جامع کرامات اولیاء از علامہ محمد یوسف اسماعیل النبھانی** رضی اللہ عنہ میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ کا شمار اکابر مجتہدین میں ہوتا ہے، آپ بہت بڑے امام اور عارفین میں عظیم شخصیت ہو گزرے ہیں۔ حضرت امام یافعی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت اپنی دونوں آنکھیں کھولیں، پھر ہنسے اور کہا **"لِمِثْلِ ھٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ"** کہ کام کرنے والوں کو ایسے ہی کام کرنے چاہئیں۔ اضافہ از مترجم ﴾

ایک علوی خاتون سے نیکی پر مجوسی کو زیارتِ رسول ﷺ اور جنت میں محل

''**ابو الفرج ابن الجوزی**'' نے اپنی کتاب ''**الملتقط**'' میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک علوی بزرگ اپنے بیوی اور بچوں کے ساتھ شہر بلخ میں مقیم تھے۔ کچھ عرصہ بعد اس علوی بزرگ کا انتقال ہو گیا اور ان کی خاتون دشمنوں کے خوف سے اپنی بچیوں کو ساتھ لے کر شدید سردی کی حالت میں ثمرقند چلی گئی، بچیوں کو مسجد میں چھوڑا، اور خود ان کے کھانے کی تلاش میں باہر نکلی، وہ خاتون بیان کرتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک بزرگ شخص کے اردگرد جمع ہیں، میں نے اس شخص کے بارے میں لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے؟ تو مجھے بتایا گیا کہ "هٰذَا شَيْخُ الْبَلَدِ" کہ یہ شہر کے بڑے بزرگ آدمی ہیں۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئی، اپنی ساری داستانِ غم سنائی جس پر انہوں نے کہا "اُقِيْمِیْ عِنْدِی الْبَيِّنَه اِنَّکِ عَلَوِيَّةٌ" '' تو مجھے اس بات کا ثبوت فراہم کر کہ تو علویہ (خاندان حضرت علی رضی اللہ عنہ) ہے۔ اس نے میری کوئی بات نہ سنی اور میں مایوس ہو کر واپس مسجد کی طرف چل پڑی تو راستے میں دیکھا کہ ایک اور بڑے آدمی چبوترے پر بیٹھے ہیں، اور ان کے اردگرد بھی ایک جماعت بیٹھی ہوئی ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے کہا "هٰذَا ضَامِنُ الْبَلَدِ" کہ یہ شہر کا ذمہ دار آدمی ہے اور مجوسی ہے۔ میں نے دل میں سوچا کہ شاید اس شخص کے ہاں میری مشکل کا حل نکل آئے۔ میں آگے بڑھی اور اپنی داستانِ غم اسے بھی سنادی اور ''**شیخ البلد**'' سے بھی اپنی ملاقات کا ذکر کر دیا، مجوسی نے فوراً اپنے ملازم کو بلایا اور کہا کہ جا کر اپنی مالکن کو پیغام دو کہ وہ فوراً تیار ہو کر باہر آئے۔ کچھ ہی دیر

میں اس مجوسی کی بیوی تیار ہو کر اپنی کنیزوں کے ہمراہ باہر آ گئی، مجوسی نے اسے کہا کہ اس خاتون کے ہمراہ فلاں مسجد میں جاؤ اور ان کی بچیوں کو گھر لے کر آؤ۔ علوی خاتون بیان کرتی ہیں کہ مجوسی کی بیوی میرے ساتھ چلی اور بچیوں کو اپنے گھر لے آئی، ہمارے لئے بہترین رہائش کا انتظام کیا، قیمتی لباس پہنائے اور مختلف قسم کے کھانوں سے ہماری تواضع کی۔ ہم نے انتہائی آرام و سکون کے ساتھ رات گزاری۔ آدھی رات کے وقت اس مسلمان **"شیخ البلد"** نے ایک خواب دیکھی کہ قیامت قائم ہو چکی ہے اور سرکار ﷺ تاجِ شفاعت پہنے ہوئے ہیں۔ ایک سبز زمرد کا محل بھی اس نے دیکھا، جس پر **"شیخ البلد"** نے پوچھا کہ یہ کس کا محل ہے؟ جواب ملا کہ یہ ایک مسلمان کا محل ہے۔ **"شیخ البلد"** رسول اللہ ﷺ کی طرف بڑھا تو آپ ﷺ نے اس سے اپنا رخِ انور موڑ لیا جس پر اس شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ کہ آپ نے مجھ سے اپنا رخِ انور موڑ لیا جبکہ میں مسلمان شخص ہوں، جس پر رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا **"اَقِمِ الْبَیِّنَةَ عِنْدَ اَنَّکَ مُسْلِمٌ"** کہ تو اپنے مسلمان ہونے پر دلیل دے۔ وہ شخص حیران و پریشان ہو گیا جس پر رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے کہا کہ کیا اب تو وہ بات بھول گیا ہے جو تو نے اس علوی خاتون سے کہی تھی؟۔ وہ علوی خاتون اپنی بچیوں کے ہمراہ جس شخص کے گھر میں اب قیام پذیر ہے یہ اس شخص کا محل ہے۔ وہ شخص پریشانی کے عالم میں خواب سے بیدار ہوا، روتا ہوا، اور اپنے منہ پر تھپڑ مارتا ہوا اس علوی خاتون کی تلاش کیلئے باہر نکل آیا۔ اسے پتہ چلا کہ وہ خاتون اس مجوسی کے ہاں قیام پذیر ہے، وہ اس مجوسی کے پاس آیا اور اس علوی خاندان کے بارے میں پوچھا جس پر مجوسی نے جواب دیا کہ وہ میرے پاس مقیم ہیں۔ اس نے کہا کہ انہیں میرے ساتھ بھیج دو، مجوسی نے جواب دیا کہ اب یہ ناممکن

ہے، ''**شیخ البلد**'' نے اس مجوسی سے کہا کہ یہ ہزار دینار ہیں ان کے بدلے اس خاندان کو میرے ساتھ کر دو۔ مجوسی نے جواب دیا "**لَا وَاللہِ وَلَا بِمِائَۃِ اَلْفٍ**" کہ نہیں خدا کی قسم! اگر تو ایک لاکھ دینار بھی دے تو اب یہ ممکن نہیں، ''**شیخ البلد**'' نے جب زیادہ منت سماجت شروع کر دی تو اس مجوسی نے کہا کہ جو خواب تو نے دیکھا ہے وہ خواب میں نے بھی دیکھا ہے اور جس محل کا تو نے نظارہ کیا ہے تو میرے ہی لئے تیار کیا گیا ہے اور اگر تو اپنے مسلمان ہونے پر نازاں ہے تو پھر سن لے ''خدا کی قسم! کہ میں اور میرے اہل خانہ رات کو اس وقت تک نہیں سوئے کہ جب تک ہم سب نے اس علوی خاتون کے دستِ مبارک پر اسلام قبول نہیں کر لیا''۔ اور اب ہم پر اسلام کی برکات کا نزول بھی شروع ہو گیا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی زیارت کا بھی شرف حاصل کر لیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے مجھے فرمایا ہے "**اَلْقَصْرُ لَکَ وَلِاَھْلِکَ بِمَا فَعَلْتَ مَعَ الْعَلَوِیَّۃِ، وَ اَنْتُمْ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ خَلَقَکُمُ اللہُ مُؤْمِنِیْنَ فِی الْقِدَمِ**" یہ محل تیرے اور تیرے اہل خانہ کیلئے ہے اور یہ اس نیکی کا بدلہ ہے جو تو نے اس علوی خاتون کے ساتھ کی اور تم اہل جنت میں سے ہو کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو تو بہت پہلے سے مسلمان پیدا کیا تھا۔

امیر تیمور کو اھل بیت سے محبت کا صلہ

''**بلخی**'' نے ''**ینابیع المودۃ**'' اور ''**صواعق محرقۃ**'' میں نقل کیا ہے کہ امیر تیمور کی وفات کی بعد قرأ حضرات اس کی قبر پر تلاوت کیا کرتے تھے۔ ایک قاری صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب میں قرأ حضرات کی جماعت کے ساتھ اس کی قبر پر آتا تو قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتا اور جب کبھی اکیلا قبر پر آتا تو **سورۃ الحاقۃ**

کی آیت 30 اور 31 تلاوت کیا کرتا ''پکڑلو اس کو اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو، پھر اسے دوزخ میں جھونک دو'' اور یہ آیات میں اکثر تلاوت کیا کرتا ایک رات جب میں سویا ہوا تھا تو مجھے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ تشریف فرما ہیں اور پہلو میں امیر تیمور بھی بیٹھے ہوئے ہیں، قاری صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں ہی اسے ڈانٹتے ہوئے کہا ''اِلٰی هٰنَا یَا عَدُوَّ اللّٰهِ وَ صَلْتَ'' کہ اے دشمن خدا! تو یہاں تک پہنچ گیا ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو رسول اللہ ﷺ سے دور کر دوں جس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دَعْهُ فَاِنَّهٗ کَانَ یُحِبُّ ذُرِّیَّتِیْ'' کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ وہ میری اولاد سے محبت کرتا تھا۔ میں خوف سے بیدار ہوا اور امیر تیمور کی قبر پر جو خلوت میں پڑھا کرتا تھا اس کو ترک کر دیا۔

''صواعق محرقة'' میں **''الزین عبدالرحمن البغدادی الخلال''** بیان کرتے ہیں کہ امیر تیمور کے کچھ وزراء نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ امیر تیمور سخت بیمار ہوا، چند دن شدت اضطراب میں گزارنے کے بعد اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا لیکن کچھ ہی عرصہ کے بعد خود ہی دوبارہ اس کا چہرہ ٹھیک ہو گیا اس کی وجہ جب پوچھی گئی تو امیر تیمور نے خود بیان کیا کہ عذاب کے فرشتے میرے پاس آئے اور اسی دوران رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لائے اور ان سے کہا کہ اس سے دور ہو جاؤ کیونکہ یہ شخص میری اولاد سے محبت اور ان سے احسان کیا کرتا تھا۔

اہلِ بیت کی
عزت و توقیر
اور اقوالِ سلف

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ "اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کَانَ یُکْرِمُ بَنِی ھَاشِم" کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی ہاشم کی بہت زیادہ عزت وتکریم فرمایا کرتے تھے اور اس سنت پر خلفائے راشدین بھی عمل پیرا رہے۔

"الشفاء قاضی عیاض" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہمارے ساتھ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی زیارت کیلئے چلو، جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی زیارت کیلئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ جب ہم زیارت سے فارغ ہوئے تو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے رونا شروع کردیا۔ شیخین حضرات نے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ اللہ تبارک وتعالٰی کے ہاں کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہتر نہیں جس پر حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ میں اس وجہ سے نہیں رو رہی مجھے معلوم ہے کہ اللہ کے ہاں کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہتر درجہ میں نہیں، بلکہ میں تو اس وجہ سے رو رہی ہوں کہ آسمان سے سلسلہ وحی منقطع ہوگیا ہے۔ یہ دونوں حضرات بھی حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے ساتھ مل کر رونے شروع ہوگئے۔

اھل بیت کرام کے بارے میں قول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

اہل بیت کی عزت وتکریم کے بارے میں **"صحیح بخاری"** ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منبر پر ارشاد فرمایا "یَآ اَیُّھَا النَّاسُ، اِرْقَبُوْا مُحَمَّد" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "فِیْ اَھْلِ بَیْتِہٖ" اے لوگو! اہل بیت نبوی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملحوظ خاطر رکھو۔ (یعنی ان کی عزت وتکریم میں)۔

"**صحیح بخاری**" میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشابہت نہیں تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سر مبارک سے لے کر سینہ مبارک تک نبی اکرم رضی اللہ عنہ کے مشابہہ تھے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سینہ مبارک سے نیچے تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہہ تھے۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عقیدت و محبت

"**صواعق محرقة**" اور "**الفوائد المجموعه**" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اسی اثناء میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ سلام پیش کیا اور اپنے بیٹھنے کیلئے جگہ دیکھنی شروع کردی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی صحابہ کرام کے چہروں کو دیکھنا شروع کردیا کہ ان میں سے کون شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے جگہ وسیع کرتا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں جانب تشریف فرما تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی جگہ سے حرکت شروع کردی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا "**هَاهُنَا يَا اَبَا حَسَنُ نَجْلِسُ**" اے ابوالحسن! یہاں تشریف لائیں۔ اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان تشریف فرما ہوئے۔ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اے ابوبکر! فضیلت کو اہل فضل ہی پہچان سکتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے محبت اور ان کی تکریم :

"**صواعق محرقة**" اور "**البغوی**" نے "**معجم**" میں حضرت سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول نقل کیا ہے جوانہوں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا "لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْ تَعْظِيمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَمَّهُ' الْعَبَّاس اَمْرًا عَجِيبًا" کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی عزت وتکریم کرتے وقت عجیب کیفیت دیکھی۔

"**دار قطنی**" میں حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تشریف فرما ہوتے تو دائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بائیں جانب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سامنے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہوتے۔لیکن جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ تشریف لاتے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے ہٹ جاتے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان کی جگہ پر تشریف فرما ہوتے۔

"**ابن عبدالبر**" نے "**الاستیعاب**" میں ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کرام بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی فضیلت واہمیت سے آگاہ تھے۔اس لئے وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو پیش پیش رکھتے۔ان سے مشورہ کرتے اور ان کی آراء سے مستفید ہوتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زیارت کرنا بھی عبادت ہے

''**حاکم**'' نے ''**المستدرک**'' میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت نقل کی ہے جس میں آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ''میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ انور کی زیارت کرتے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ اے اباجان! آپ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ کو اتنا زیادہ کیوں دیکھتے ہیں؟ جس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اے بیٹی! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْهِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ عِبَادَة'' '' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔

''**بلخی**'' نے ''**ینابیع المودۃ**'' میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک اور روایت درج کی ہے کہ ''زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِذِکْرِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ'' اپنی مجالس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذکر سے مزین کرو۔

''**ابن السمان**'' نے کتاب ''**الموافقہ**'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے پردہ فرمانے کے چھ دنوں کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ کی قبر اطہر کی زیارت کرنے کیلئے تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا ''تَقَدَّمْ یَا خَلِیْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ'' اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے خلیفہ پہلے آپ آگے بڑھیں، جس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس شخصیت سے کس طرح آگے بڑھ سکتا ہوں کہ جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''عَلِیٌّ'' مِنِّیْ کَمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَبِّیْ'' کہ علی رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور وہ میرے رب کی طرف سے میرے مرتبہ و مقام کی طرح ہے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے محبت

"**سبط ابن الجوزی**" نے "**تذکرۃ خواص الامہ**" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ "حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے انتہائی زیادہ محبت فرمایا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ اپنے بیٹے پر بھی ان شہزادوں کو فوقیت دیا کرتے تھے۔

"**صواعق محرقہ**" میں حضرت زید بن اسلم کی روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، سیدۃ فاطمۃ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا "اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہزادی! مخلوقات میں کسی سے بھی میں اتنی زیادہ محبت نہیں کرتا کہ جتنی آپ کے والدین کریمین سے محبت کرتا ہوں"۔

"**ذخائر العقبیٰ**" میں حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرتے ہوئے سنا ان کے جواب پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اَعُوْذُ بِاللهِ اَنْ اَعِيْشَ فِيْ قَوْمٍ لَسْتَ فِيْهِمْ يَا اَبَاحَسَن" میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ میں اس قوم میں زندگی بسر کروں کہ جس میں ابا حسن موجود نہ ہوں۔ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ)

"**صاحب المجالسۃ**" بیان کرتے ہیں کہ حضرت اباعثمان النہدی رحمۃ اللہ علیہ اہل کوفہ میں سے تھے، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد بصرہ کی طرف ہجرت کر گئے اور فرمایا کہ میں اس شہر میں رہنا نہیں پسند کرتا کہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہزادے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا ہو۔

اہلِ بیتِ کرام سے
ظلم وستم اور زیادتی کرنے والوں کا
عبرتناک انجام

''**حاکم**'' نے ''**المستدرک**'' میں حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ''میرے بعد میری اہل بیت کو میری امت کی طرف سے قتل و غارت اور جلا وطنی کا سامنا کرنا پڑے گا اور ان میں سب سے زیادہ بغض رکھنے والے بنو امیہ، بنو مغیرہ اور بنو مخزوم ہوں گے''۔

''**فیروز آبادی**'' نے ''**فضائل الخمسہ**'' میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری اہل بیت کیلئے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی ہے اور میری اہل بیت میرے بعد جلا وطنی، مصیبتوں اور پریشانیوں کا سامنا کرے گی''۔

بد بخت ترین شخص

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اولین میں سے کون بد بخت ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جنہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ اے علی! تو نے سچ کہا۔ پھر پوچھا بعد میں آنے والوں میں کون بد بخت ہوگا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مجھے اس کا علم نہیں۔ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تالو مبارک (سر کے اوپر کا حصہ) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ''اَلَّذِیْ یَضْرِبُکَ عَلٰی هٰذِهٖ'' کہ جو یہاں ضرب لگائے گا۔

شہادت حسین رضی اللہ عنہ کی پیشگی اطلاع

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں بھی اطلاع فرمادی تھی۔ ''**صواعق محرقة**'' میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو سرخ مٹی دیتے ہوئے فرمایا ''اے ام سلمہ! جب یہ مٹی خون میں تبدیل ہو جائے تو سمجھ لینا میرا بیٹا شہید ہو گیا ہے''۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک شیشی میں اس مٹی کو محفوظ کرلیا اور ہر روز اسے دیکھا کرتی تھی اور بالآخر ایک دن وہ مٹی خون میں تبدیل ہو گئی۔

''**مسند امام احمد**'' میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور مجھے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا دریا کے کنارے شہید کر دیا جائے گا اور اس مقام کو کربلا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

''**فیروز آبادی**'' نے ''**فضائل الخمسه**'' میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر آرام فرما رہے تھے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بطن مبارک پر بیٹھ گئے۔ اسی اثناء میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رونے کی آواز سنائی دی۔ فوراً میں اندر داخل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رونے کی وجہ دریافت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ میرے بطن پر بیٹھے ہوئے تھے تو اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھ سے کہا کہ کیا آپ اس سے محبت کرتے

ہیں؟ تو میں نے جواب دیا ''ہاں'' جس پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ان کو قتل کردے گی۔ کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ مٹی نہ دکھادوں جہاں پر ان کو شہید کیا جائے گا؟ میں نے کہا کیوں نہیں ضرور۔ انہوں نے اپنے دونوں پروں کا ہلایا اور یہ مٹی لاکر مجھے دی ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک میں سرخ رنگ کی مٹی ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو رہے ہیں۔

''حافظ محمد بن یوسف الزرندی'' نے اپنی کتاب **''الدرد''** میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی ہے کہ ''کچھ دیر پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف فرما تھے اور مجھ سے کہا کہ آپ کے بعد آپ کی امت حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اس سرزمین میں شہید کرے گی جس کا نام کربلا ہے، اور پھر سرزمین سے لائی ہوئی مٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کردی، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے وہ مٹی لے لی اور اس کو ایک شیشی میں محفوظ کرلیا اور شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے دن وہ مٹی خون میں تبدیل ہوگئی۔

''سنن ترمذی'' میں ہے کہ انصار کی ایک خاتون حضرت سلمٰی فرماتی ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہا رو رہی تھیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کیوں رو رہی ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حال میں دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی شریف پر مٹی پڑی ہوئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو رہے ہیں۔ میں

نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ جس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کو ملاحظہ فرمایا۔

''**حاکم**'' نے ''**المستدرک**'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے خون کے بدلے 70 ہزار خون ہوں گے اور حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے خون کے بدلے میں ستر ہزار قتل ہوں گے۔

''**بلخی**'' نے ''**ینابیع المودة**'' میں حضرت زید بن ابی زیاد سے روایت کیا ہے کہ شہادت حسین کے وقت میری عمر پندرہ سال تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے آسمان سرخ ہو گیا، سورج کو گرہن لگ گیا، اور دن کے وقت تارے نظر آنے لگ گئے تھے، لوگوں نے خیال کیا کہ بس اب قیامت برپا ہو چکی ہے، اور ملک شام میں کوئی بھی پتھر اٹھایا جاتا تو اس کے نیچے سے تازہ خون برآمد ہوتا۔

شمر لعین کو ملنے والا سونا تانبا بن گیا

حضرت زکریا بن یحییٰ بن عمر الطائی فرماتے ہیں کہ میں نے قبیلہ ''طی'' کے ایک بزرگ شخصیت سے سنا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے بدلے میں شمر ذی الجوشن کو کافی مقدار میں سونا دیا گیا اس میں سے کچھ اس نے اپنی بیٹی کو دیا اور اس نے سنار کو اپنے لئے زیور بنانے کیلئے دے دیا لیکن جس وقت سنار نے اس سونے کو آگ

میں ڈالا تو وہ مٹی اور دھول میں تبدیل ہو گیا۔ اور ایک روایت کے مطابق وہ تانبا ہو گیا۔ بیٹی نے باپ کو اس امر کی خبر دی جس پر شمر نے اس سنار کو بقیہ سونا دے کر کہا کہ اس کو میرے سامنے آگ میں ڈالو اس نے جب آگ میں ڈالا تو وہ تمام سونا مٹی اور دھول میں تبدیل ہو گیا اور ایک روایت کے مطابق وہ تانبا بن گیا۔

''تذکرۃ خواص الامہ'' میں حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ شہادت حسین رضی اللہ عنہ پر دنیا میں کوئی ایسا پتھر نہ تھا کہ جس کو اٹھایا جاتا تو اس کے نیچے سے بالکل تازہ خون برآمد ہوتا، آسمان سے خونی بارش ہوئی جس کے آثار کپڑوں کے پھٹ جانے تک پائے جاتے رہے۔

''ذخائر العقبیٰ'' میں روایت ہے کہ روز شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ آسمان سے خونی بارش ہوئی جس کی وجہ سے گھروں میں گھڑے اور برتن خون سے بھر گئے۔

''تذکرۃ خواص الامہ'' میں ہے کہ جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو آسمان بھی رویا اور اس کا رونا انتہائی سرخ ہو جانا تھا جو کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے کبھی بھی نہ دیکھا گیا۔

غزوۂ بدر کے موقع پر جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ اسیر ہوئے تو ان کے کراہنے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ساری رات نہ سو سکے تو پھر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے کراہنے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ کا کیا حال ہوا ہوگا؟

قاتلان حسین رضی اللہ عنہ کا عبرتناک انجام

''**صواعق محرقة**'' میں یعقوب بن عثمان کی روایت ہے کہ

''ایک مرتبہ ہم نے محفل ذکر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ منعقد کی، حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا کہ جس کسی نے بھی شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ میں کسی کو کوئی اعانت کی تو کوئی بھی ایسا شخص نہیں جو قبل از موت کسی مصیبت یا بلا میں گرفتار نہ ہوا ہو۔ ہمارے درمیان ایک بوڑھا شخص بیٹھا ہوا تھا وہ کہنے لگا کہ اس معاملہ میں تو میں بھی شریک تھا لیکن ابھی تک میں کسی بھی ایسی مصیبت میں گرفتار نہیں ہوا ہوں، اسی اثناء میں چراغ بجھ گیا اور وہ بوڑھا شخص اٹھ کر چراغ جلانے لگا چراغ کی آگ بھڑک اٹھی اور آگ نے اس شخص کو آلیا اس نے زور زور سے پکارنا شروع کر دیا ''**النار، النار، النار**'' باہر نکلا تو آگ سے نجات حاصل کرنے کیلئے اس نے اپنے آپ کو دریائے فرات میں ڈال دیا، ڈبکیاں کھانے لگا حتیٰ کہ اس کی موت واقع ہوگئی۔ ﴿**اعوذ باللہ من العذاب**﴾

''**تذکرة خواص الامه**'' میں ہے کہ قاتلان امام حسین رضی اللہ عنہ میں سے کوئی ایسا شخص نہیں بچا جسے اس دنیا میں سزا نہ ملی ہو۔ چاہے وہ قتل ہوا ہو یا اس کی بصارت جاتی رہی یا اس کا چہرہ سیاہ ہوا اور قلیل مدت میں اس کی حکومت جاتی رہی۔

''**بلخی**'' نے ''**ینابیع المودة**'' میں حضرت عامر بن سعید البجلی سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو مجھے خواب میں

رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ''تو براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس جا اور ان کو میرا اسلام پہنچانے کے بعد یہ اطلاع دے دے کہ تمام قاتلین حسین رضی اللہ عنہ آگ میں ہیں''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کو برا بھلا کہنے والوں کا انجام

''**ذخائر العقبیٰ**'' میں ہے کہ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ اوران کی اہل بیت کو گالیاں مت دو''۔ ''**بلخی**'' نے ''**ینابیع المودة**'' میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے ملک شام میں ایک شخص کو دیکھا جس کا چہرہ خنزیر کی طرح تھا میں نے اس سے پوچھا کہ تیرا معاملہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں اپنی قوم کا امام تھا جب بھی نماز سے فارغ ہوتا تو ہر روز ایک ہزار بار میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتا (نعوذ باللہ)۔ جمعہ کے دن نماز سے فراغت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اوران کی اولاد چار ہزار مرتبہ برا بھلا کہا (نعوذ باللہ)۔ اس کے بعد مسجد سے گھر واپس آیا اور دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اسی اثناء میں مجھے نیند آگئی، خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں جنت میں ہوں، رسول اللہ ﷺ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بھی تشریف فرما ہیں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک میں ایک جگ ہے اور سیدنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک میں ایک گلاس ہے اور شربت نوش فرما رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان شہزادوں کی طرف توجہ کرتے ہوئے فرمایا اے بیٹو! جو شخص دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے بیٹھا اس کو بھی

پلاؤ جس پر حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابا جان! اس شخص کو کیسے پلاؤں؟ جو ہر روز ہم کو ہزار مرتبہ برا بھلا کہتا ہے (نعوذ باللہ) اوراس نے آج تو چار ہزار مرتبہ ہم کو برا بھلا کہا ہے (نعوذ باللہ) پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو دیکھا آپ فرماتے ہیں کہ اے شخص تجھے کیا ہوا ہے؟ جو تو میرے لحم ودم (گوشت وخون) کو برا بھلا کہتا ہے۔ تجھ پر اللہ کی لعنت ہو اور اپنا لعاب مبارک میرے چہرے پر پھینکا، پھر جب میں نیند سے بیدار ہوا تو اللہ تبارک وتعالٰی نے جہاں جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا لعاب پڑا، اس جگہ کو خنزیر کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ پس اب میں تمام لوگوں کیلئے ایک مقامِ عبرت اور نشانی ہوں۔

"**تذکرۃ خواص الامہ**" میں حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی بعثت مبارکہ سے تین سو سال قبل ایک پتھر ملا تھا جس پر سریانی زبان میں کچھ لکھا ہوا تھا اور جب اس عبارت کو عربی زبان میں منتقل کیا تو درج ذیل شعر بر آمد ہوا۔

أَتَرْجُوْ أُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْنًا شَفَاعَةُ جَدِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وہ امت جس نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا وہ روز قیامت ان کے جد امجد سے شفاعت کی کیا امید رکھتے ہیں؟

"**بلخی**" نے "**ینابیع المودۃ**" میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ روزِ قیامت میری بیٹی اس حال میں آئے گی کہ

ان کے پاس خون آلودہ کپڑے ہوں گے جنہیں وہ عرشِ عظیم کے پایوں میں سے ایک پائے کے ساتھ لٹکا دیں گی اور کہیں گی کہ ''اے عدل کرنے والے! میرے اور میرے بیٹے کے قاتل کے درمیان فیصلہ فرما'' رب کعبہ کی قسم کہ فیصلہ میری بیٹی ہی کے حق میں ہوگا۔

''**ذخائر العقبیٰ**'' میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کی رات میں نے جنوں کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر گریہ وزاری کرتے سنا۔

ابی نعیم سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آ کر سوال کیا کہ مچھر کا خون کپڑے پر لگ جانے سے آیا وہ پاک رہتا ہے یا ناپاک ہو جاتا ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے پوچھا کہ تو کہاں کا رہنا والا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں اہل عراق سے ہوں جس پر ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص کی طرف دیکھو یہ مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں سوال کر رہا ہے جب کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا خون کر دیا ہے۔

جو شخص یزید کو امیر المؤمنین کے نام سے یاد کرتا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اس کو 20 کوڑے لگانے کا حکم صادر فرماتے۔

تعظیمِ صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین
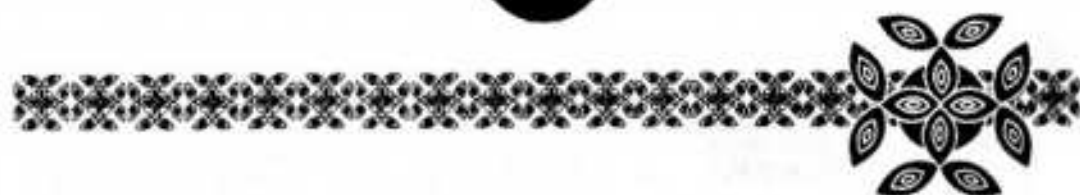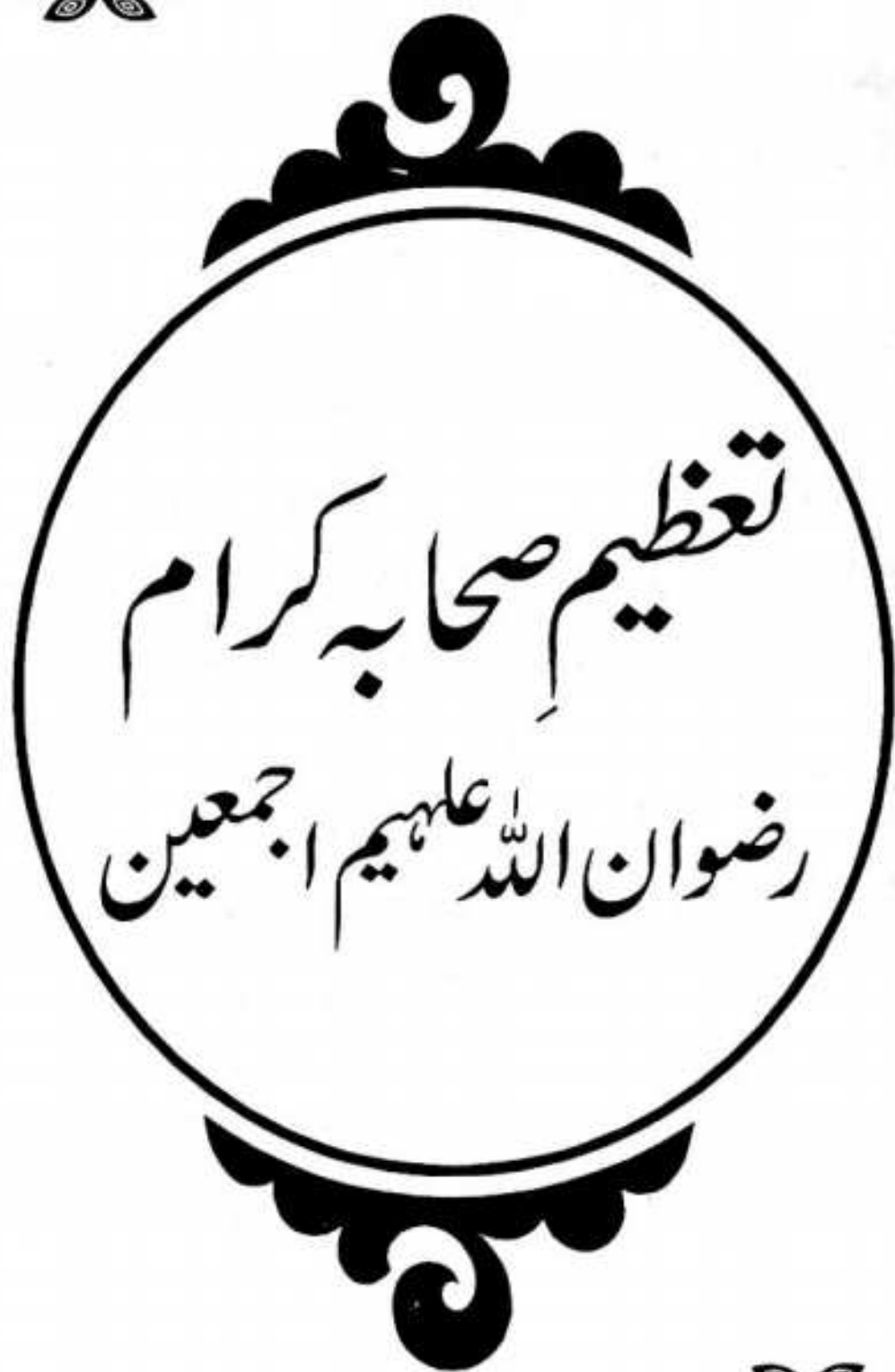
اہلِ بیتِ نبوی کی تعظیم وتکریم کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام بھی نہایت اشد وضروری ہے۔ کیونکہ یہ لوگ سب سے بہترین صدی میں ہوئے ہیں۔ حدیث نبوی ﷺ ہے کہ "خَیْـرُکُـمْ قَـرْنِـیْ" تمہارے لئے سب سے بہتر موجودہ صدی ہے۔ ایک اور حدیث نبوی ﷺ میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا ہے اور میرے لئے میرے اصحاب کو اختیار فرمایا ہے، ان میں کچھ میرے وزراء، مددگار اور کچھ رشتہ دار بنائے اور جو ان کو برا بھلا کہے تو پھر اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے فرشتوں، اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

"**صحیح بخاری**" میں حدیث نبوی ﷺ ہے کہ "لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ، فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَنْفَقَ اَحَدُکُمْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نِصْفَہٗ" میرے اصحاب کو برا بھلا مت کہو، قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تب بھی ان کی ایک مُد (اڑھائی پاؤ) بلکہ نصف مُد کے درجہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

"**طبرانی**" نے "**الکبیر**" اور "**مجمع الزوائد**" میں حدیث نبوی ﷺ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "مَنْ حَفِظَنِیْ فِیْ اَصْحَابِیْ وَرَدَ عَلَی الْحَوْضِ، وَمَنْ لَمْ یَحْفَظْنِیْ فِیْ اَصْحَابِیْ لَمْ یَرِدْ عَلَی الْحَوْضِ، وَلَمْ یَرَنِیْ اِلَّا مَنْ بَعِیْدٍ" جس نے میرے اصحاب کے بارے میں میری حفاظت کی وہ میرے حوض پر آئے گا اور جس نے میری حفاظت نہ کی وہ حوض پر نہ آئے گا بلکہ وہ دور سے بھی مجھے دیکھ نہ سکے گا۔

تقریظ

یہ میری انتہائی خوش بختی ہے کہ مجھے ایک ایسی کتاب کی پذیرائی کا شرف حاصل ہو رہا ہے جو مناقب وفضائل اہل بیت اطہار پر مبنی ہے۔ یہ کتاب درحقیقت ایک عظیم عالم دین مبین اور روحانی پیشوا حضرت العلام نور الدین علی سمہودی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 911 ہجری مدفون جنت البقیع مدینہ منورہ کی عربی کتاب ''جواہر العقدین'' کا ترجمہ ہے جو ان کے خلف الاخلاف فضیلۃ الشیخ حضرت السید تیسیر محمد یوسف الحسنی السمہودی مدظلہ العالی متمکن چبوترۂ اصحاب صفہ المسجد النبوی الشریف اور حضور رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ تسلیم کی رحمتوں سے براہ راست متمتع کے ارشاد پر ان کے مرید صادق جناب افتخار احمد حافظ القادری نے کیا ہے۔

کتاب میں موضوع کا کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا گیا اس لئے اس کا اردو ترجمہ، اردو دان طبقہ کیلئے ایک صحیفہ کاملہ اور نعمت غیر مترقبہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ کتاب کے مترجم ایک ایسی صاحب علم و بابصیرت شخصیت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس سعادت عظمیٰ کیلئے منتخب کیا ہے۔ یہ جناب افتخار احمد حافظ القادری ہیں۔ جنہوں نے مدینہ منورہ کی تاریخ وجغرافیہ پر ایک نہایت وقیع کتاب ''دیار حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کے علاوہ نبیین، صدیقین، شہداء اور صالحین کے تذکرے لکھے ہیں بلکہ ان میں سے اکثر و بیشتر مقربین بارگاہ الٰہی و رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درباروں میں اصالتاً حاضری دے کر ان کے فیوض و برکات وحسنات سے بہرۂ وافر پایا ہے۔ انہوں نے یہ حیرت ناک اور غیر فانی کام صرف تحدیث نعمت کیلئے کیا ہے۔ کسی دنیاوی منفعت اور مفاد کیلئے نہیں کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قادری صاحب کی مساعی جمیلہ کو قبول فرما کر ان کو دارین کی حسنات کا مستوجب بنائے۔ آمین!

الحاج حافظ سید محمد یعقوب ہاشمی

ایم اے، ایل ایل بی، علیگ، گولڈ میڈلسٹ تحریک پاکستان

نائب صدر موتمر العالم الاسلامی، سابق سیکرٹری حکومت آزاد وجموں کشمیر، تعلیم وامور دینیہ وغیرہ

المدينة المنورة

بسم الله الرحمن الرحيم

والصلوة والسلام على المبعوث رحمة للعالمين و بالمؤمنين رؤوف رحيم سيدنا و مولانا محمد و على آله و عترته الطاهرين المطهرين. و بعدان كتاب "فضيلت اهل بيت نبوى ﷺ" يتحدث عن فضيلة اهل البيت و قد شرف الله تعالىٰ آل نبيه الاطهار باعظم شرف اذ قال سبحانه و تعالىٰ (انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت و يطهركم تطهيرا). ان سبحانه وتعالىٰ اهلهم لهذا الشرف قبل ان يخلقهم و تعهد اذ هاب الرجس عن اهل بيت حبيبه صلى الله عليه و آله وسلم بالكيفية التى لا يعلمها سواه.ان افضل الخلق هم الانبياء الكرام و افضلهم و سيدهم هو سيدنا و مولانا محمد ﷺ و امته افضل الامم و افضل امته صحابته و افاضل الصحابة كابى بكر و عمر رضى الله تعالىٰ عنهم اقروا بفضيلة اهل البيت فضلهم ليس فى الدنيا فقط بل قال سيد الكائنات "كل نسب و صهر مقطوع الا نسبى و صهرى" فالسعيدمن رزقه الله تعالىٰ حب حبيبه ﷺ فالشكر بعد الله تعالىٰ عز و جل لسعادة الاستاذ افتخار احمد قادرى على ما يبذله من جهود مضنية جعلها الله تعالىٰ فى ميزان حسناته و نفعنا الحق بكتاباته و اعانه على الاكثار منها.و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين.

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

السيد علوى بن السيد شيخ الحسينى بافقيه

المدينة المنورة

ترجمہ

مدینہ منورہ

حمد وثنا اور ہدیہ درود وسلام کے بعد بے شک کتاب ''فضیلت اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' اہل بیت کے فضائل ومناقب کی ترجمانی کرتی ہے۔ تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت کو شرف عظیم سے نوازتے ہوئے اس طرح ارشاد فرمایا ''اللہ تبارک وتعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ وہ تم سے ناپاکی کو دور رکھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والے اور تم کو پاک وصاف فرمادے جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے''۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی تخلیق سے پہلے ہی ان کو اس شرف عظیم سے نوازتے ہوئے اس بات کا عہد کیا کہ وہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت سے آلودگی کو اس طرح دور فرمادے گا کہ جس کا علم سوائے اس ذات باری تعالیٰ کے کسی کو نہ ہوگا۔ بے شک سب سے بہترین خلق انبیائے کرام ہیں اور ان سب میں افضل اور سب کے سردار ہمارے آقا ومولا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ پھر ان کی امت کو سب سے افضل امت میں شمار فرمایا۔ اس افضل امت میں سب سے افضل آپ کے صحابہ کرام ہیں اور ان میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق ہیں کہ جنہوں نے اہل بیت کی فضیلت کا اقرار کیا۔ سید الکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ''کہ ہر سبب ونسب اور سسرالی رشتہ ختم ہو جائے گا سوائے میرے سبب ونسب اور سسرالی رشتہ کے''۔ وہ خوش قسمت انسان ہیں کہ جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت عطا فرمائی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بعد محترمی جناب افتخار احمد حافظ قادری صاحب کا بھی شکر گزار ہوں کہ جو اس کام کو انتہائی محنت ومشقت سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کام کو ان کے نیک اعمال میں شامل فرمائے اور ہمیں ان کی تحریروں سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان کے ان اعمال صالحہ میں ان کی مدد فرمائے۔ آمین!

السید علوی بن السید شیخ الحسینی بافقیہ

مدینہ منورہ

قطعہ تاریخِ سالِ اشاعت

کتاب مستطاب ''فضیلت اہلِ بیتِ نبوی ﷺ''

''ادب وفضیلتِ آلِ نبی ﷺ'' 1426 ھجری

''لمعہ فضیلتِ اہلِ بیتِ محمد ﷺ'' 2005 عیسوی

مرد پُر عزم ہے قادری افتخار
اس کے اخلاص و ایثار کی بات کیا

والۂ مصطفیٰ و صحابہ کرام
ذاکر و واصف آلِ خیر الوراء

اولیائے خدا کا مطیع و محبّ
شیفتۂ غوث و سُلطانِ بغداد کا

قادری فیض نسبت سے ہے مفتخر
قادری فیضِ نسبت کا کہنا ہی کیا

وہ رموزِ تصوف سے ہے باخبر
وہ طریقت کے اسرار کا آشنا

جن ممالک میں، دنیائے اسلام کے
ہیں مزاراتِ اہل صفا و ہدیٰ

انتہا اس کی خوش قسمتی کی ہے یہ
اس کو ان کی زیارت کا موقع ملا

ان کی فہرست غایت ہے حیران کن
جن مقدس مقامات پر وہ گیا

پیشتر بھی مؤقر کتب کیں رقم
جن کا پایہ ہے لاریب اونچا بڑا

اہل علم و ادب کی طرف سے جنہیں
خوش دلی سے نہایت سراہا گیا

اس نے جو کچھ لکھا، ہے عقیدت فروز
ہے موادِ کتب دل کش و دل کشا

اس کی طرز نگارش ہے تاثیر بخش
اس کا اسلوب تحریر ہے کیف زا

روح پرور ہے اس کی یہ تازہ کتاب   معرکہ اور سَر قادری نے کیا

اس میں آلِ نبی کے علو کا ہے ذکر   یہ ہے روداد تعظیم آلِ عبا

تہنیت اس کی خدمت میں کرتا ہوں پیش   ہفدہم (۱۷) ہے یہ نقشِ قلم مرحبا

باغِ عرفاں میں پیہم مہک بار ہے   اس کا خامہ ہے مانندِ بادِ صبا

خاص ہے یہ خدائے نبی کا کرم   مُعطیٔ گُل کی ہے یہ خصوصی عطا

ہار ہے موتیوں کا یہ نورِ آفریں   اس کی جتنی ستائش کروں ہے بجا

اس کی تاریخ ''طیب مدینہ'' سے ہے   ''وقعتِ عترتِ مصطفیٰ'' مرحبا

135   1875+135 = 2005ء

''محتاجِ رحمت شاہ بطحاء'' (1426ھ)

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

اهلِ بیتِ طاهرین

به مناسبت چاپ و نشر کتاب مُستطاب

''فضیلت اهل بیت نبوی ﷺ''

از جناب آقای افتخار احمد حافظ قادری سلمه الله تعالیٰ

اہلِ بیتِ طاہرین نورِ خدای مہربان | اہلِ بیتِ طاہرین نورِ محمدؐ خاندان

در فضیلت اہلِ بیت برتر بود از ہر کسی | اہلِ بیتِ طاہرین از پنجتن دارد نشان

در فضیلت اہلِ بیت عصمت پاکِ نبیؐ | اہلِ بیتِ طاہرین خورشید حق را ترجمان

اہلِ بیتِ طاہرین عشقِ الٰہی را امین | اہلِ بیتِ طاہرین اسلام وایمان را ضمان

اہلِ بیتِ طاہرین رازِ قلوب مؤمنین | اہلِ بیتِ طاہرین شمشیر حق را پاسبان

اہلِ بیتِ طاہرین را جبرائیل آرد خبر | اہلِ بیتِ طاہرین صدق وصداقت را امان

اہلِ بیتِ طاہرین نورِ دو چشمِ مصطفیٰ | اہلِ بیتِ طاہرین چشم و چراغ مؤمنان

اہلِ بیتِ طاہرین موضوع نعت ومنقبت | طاہرین و طیبین نعت رسول مہتران

اہلِ بیتِ طاہرین پاکیزہ دل پاکیزہ خُو | مرد و زن پیر و جوان پیروان و عاشقان

آمدہ تاریخ تصنیف کتاب مستطاب | در حروفِ جمل و ابجد یقین آن را بخوان

''اہلِ بیتِ طاہرین فردوسِ اعلیٰ'' شد حساب | آمدہ ''خورشید وش'' تاریخ ہجری تو اُمان

1384ھ ش | 1426ھ ق

در فضیلت اہلِ بیتِ طاہرین فضل النبیؐ | در فضیلت ''اہلِ بیتِ طاہرین عرشِ آشیان''

2005ء

این ''رہا'' گوید دعای افتخار احمد یقین | حافظ احمد قادری، قرآن حق را امتنان

سرودۂ: دکتر محمد حسین تسبیحی (رہا)

بسم اللہ والصلوۃ والسلام علی حبیب اللہ

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں

ایک عربی مدنی سیدزادے کا اُردو زبان میں

نذرانہ عقیدت

قسمت ہمارے کتنی حسین ہے
آقا کے قدموں میں اپنا جبیں ہے
کتنی مبارک مقدس زمیں ہے
ہم ہے کہاں اور کہاں یہ زمیں ہے

سارے جہاں کے سرور یہیں ہے
حبیب خدا کی محفل یہیں ہے
جہاں پہ نبی ہے یہ دل بھی وہیں ہے
دنیا یہاں پہ جنت یہیں ہے

نوازش کرم ہے خدا کا رحم ہے
رب محمدؐ کی عنایت یہیں ہے
تڑپتا ہے دل اور ترستی ہے آنکھیں
جہاں پہ نبی ہے یہ بندہ وہیں ہے

پردا ہٹا دے جلوہ دکھا دے ارماں یہی ہے
یہیں اس جگہ پہ منور جبیں ہے
خدا کا شکر ہے سجدہ میں یہ سر ہے
دونوں جہاں کی سعادت یہیں ہے

السید عاصم العریضی المدنی

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

یا اھل بیتِ رسول اللہ حبکم
فرض من اللہ فی القرآن انزلہ

اے اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نازل کردہ قرآن پاک میں آپ کی محبت کوفرض قرار دیا ہے۔

کفاکم من عظیم القدر انکم
من لم یصل علیکم لا صلوۃ لہ

آپ کی قدر ومنزلت کیلئے یہی کافی ہے کہ جوشخص آپ پر دُرود نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

(دیوانِ الشافعی صفحہ 150، جواہر العقدین صفحہ 226)

اسلامِ ما اطاعتِ خلفائے راشدین
ایمانِ ما محبتِ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اِنْ کَانَ رَفْضٌ حُبَّ آلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فَلْیَشْھَدِ الثَّقَلَانُ اِنِّیْ رَافِضِیْ

اگر اہلِ بیتِ اطہار سے محبت رفض ہے
تو جن وانس گواہ رہیں کہ میں بے شک رافضی ہوں

افتخار احمد حافظ قادری
کی دستیاب کتب کی
فہرست

نمبر شمار	نام کتاب	تعداد صفحات	B/W تصاویر	رنگین تصاویر
1	زیاراتِ مقدسہ	248	7	88
2	سفرنامہ ایران وافغانستان	296	28	61
3	دیارِ حبیب ﷺ	300	51	60
4	سرزمین انبیاء واولیاء	112	-	212
5	زیاراتِ اولیائے پاکستان	112	-	212
6	سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ	256	2	37
7	زیاراتِ شام	112	-	120
8	شہرِ رسول ﷺ	112	60	61
9	بارگاہِ پیر رومی میں	128	13	34
10	سفرنامہ زیاراتِ مراکش	144	23	38

اسلامِ ما اطاعتِ خلفائے راشدین
ایمانِ ما محبتِ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است
بہرِ این فرمود پیغمبر که من
همچو کشتی ام به طُوفانِ زمن
ما واصحابم چُوآن کشتئ نوح
هرکه دست اندر زند یابد فتوح
حضرت رومی رضی اللہ عنہ